Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ | قادیان

بدر

The weekly BADR Qadian

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 40

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

16-ذوالحجہ 1436 ہجری قمری 1-اخاء 1394 ہش 1-اکتوبر 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ موطا۔ شرح السنہ وغیرہ کا صفحہ صفحہ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ان تمام کتابوں میں جو داخل مشکوٰۃ ہیں تین سو چھیالیس مرتبہ مختلف مقامات میں توفی کا لفظ آیا ہے۔ اور جس قدر وہ الفاظ توفی کے ان کتابوں میں آئے ہیں۔ خواہ وہ ایسا لفظ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے نکلا ہے یا ایسا ہے جو کسی صحابی نے مُنہ سے نکالا ہے۔ تمام جگہ وہ الفاظ موت اور قبض روح کے معنے میں ہی آئے ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

یہ عاجز پہلے اس سے اسی رسالہ میں بیان کر چکا ہے کہ عموماً محاورہ قرآن شریف کا توفّی کے لفظ کے استعمال میں یہی واقعہ ہوا ہے کہ وہ تمام مقامات میں اوّل سے آخر تک ہر ایک جگہ جو تَوَفِّی کا لفظ آیا ہے اس کو موت اور قبض روح کے معنے میں لاتا ہے اور جب عرب کے قدیم وجدید اشعار وقصائد ونظم ونثر کا جہاں تک ممکن تھا تتبع کیا گیا اور عمیق تحقیقات سے دیکھا گیا تو یہ ثابت ہوا کہ جہاں جہاں تَوَفِّی کے لفظ کا ذوی الروح سے یعنی انسانوں سے علاقہ ہے اور فاعل اللہ جَلَّ شَانُہٗ کو ٹھہرایا گیا ہے اِن تمام مقامات میں تَوَفِّی کے معنے موت وقبض روح کے کئے گئے ہیں۔ اور اشعار قدیمہ وجدیدہ عرب میں اور ایسا ہی اُن کی نثر میں بھی ایک لفظ توفی کا ایسا نہیں ملے گا جو ذوی الروح میں مستعمل ہو اور جس کا فاعل لفظاً یا معناً خدا تعالیٰ ٹھہرایا گیا ہو۔ یعنی فعل عبد کا قرار نہ دیا گیا ہو اور محض خدا تعالیٰ کا فعل سمجھا گیا ہو اور پھر اس کے معنے بجز قبض روح کے اور مراد رکھے گئے ہوں۔ لغات کی کتابوں قاموس۔ صحاح۔ صراح وغیرہ پر نظر ڈالنے والے بھی اس بات کو جانتے ہیں کہ ضرب المثل کے طور پر بھی کوئی فقرہ عرب کے محاورات کا ایسا نہیں ملا جس میں توفی کے لفظ کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے اور ذوی الروح کے بارے استعمال میں لا کر پھر اس کے اور بھی معنے کئے ہوں۔ بلکہ برابر ہر جگہ یہی معنے موت اور قبض روح کے کئے گئے ہیں اور کسی دوسرے احتمال کا ایک ذرہ راہ کُھلا نہیں رکھا۔ پھر بعد اس کے اِس عاجز نے حدیثوں کی طرف رجوع کیا تا معلوم ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لفظ تَوَفِّی کو ذوی الروح کی طرف منسوب کر کے کن کن معنوں میں استعمال کرتے تھے۔ آیا یہ لفظ اس وقت اُن کے روزمرہ محاورات میں کئی معنوں پر استعمال ہوتا تھا یا صرف ایک ہی معنے قبض روح اور موت کے لئے مستعمل تھا۔ سو اس تحقیقات کے لئے مجھے بڑی محنت کرنی پڑی اور اِن تمام کتابوں صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ مؤطا۔ شرح السنہ وغیرہ کا صفحہ صفحہ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ان تمام کتابوں میں جو داخل مشکوٰۃ ہیں تین سو چھیالیس مرتبہ مختلف مقامات میں توفی کا لفظ آیا ہے اور ممکن ہے کہ میرے شمار کرنے میں بعض توفی کے لفظ رہ بھی گئے ہوں لیکن پڑھنے اور زیر نظر آجانے سے ایک بھی لفظ باہر نہیں رہا۔ اور جس قدر وہ الفاظ توفی کے ان کتابوں میں آئے ہیں۔ خواہ وہ ایسا لفظ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے نکلا ہے یا ایسا ہے جو کسی صحابی نے مُنہ سے نکالا ہے۔ تمام جگہ وہ الفاظ موت اور قبض روح کے معنے میں ہی آئے ہیں۔ اور چونکہ میں نے ان کتابوں کو بڑی کوشش اور جانکاہی سے سطر سطر پر نظر ڈال کر دیکھ لیا ہے۔ اس لئے میں دعویٰ سے اور شرط کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہر یک جگہ جو تَوَفِّی کا لفظ ان کتابوں کی احادیث میں آیا ہے اس کے بجز موت اور قبض روح کے اور کوئی معنے نہیں۔ اور ان کتابوں سے بطور استقراء کے ثابت ہوتا ہے کہ بعد بعثت اخیر عمر تک جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تَوَفِّی کا لفظ بغیر معنی موت اور قبض روح کے کسی دوسرے معنی کے لئے ہرگز استعمال نہیں کیا اور نہ کبھی دوسرے معنی کا لفظ زبان مبارک پر جاری ہوا۔ اور کچھ شک نہیں کہ استقراء بھی ادلّۂ یقینیہ میں سے ہے۔ بلکہ جس قدر حقائق کے ثابت کرنے کے لئے استقراء سے مدد ملی ہے اور کسی طریق سے مدد نہیں ملی۔ مثلاً ہمارے ان یقینیات کی بناء جو عموماً تمام انسانوں کی ایک زبان ہوتی ہے اور دو آنکھ اور عمر انسان کی عموماً اس حد سے تجاوز نہیں کر سکتی۔ اور اناج کی قسموں میں سے چنا اس انداز کا ہوتا ہے اور گیہوں کا دانہ اس انداز کا۔ یہ سب یقینیات استقراء سے معلوم ہوئے ہیں۔ پس جو شخص اس استقراء کا انکار کرے تو ایسا کوئی لفظ تَوَفِّی کا پیش کرنا اس کے ذمہ ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے نکلا ہو۔ اور بجز موت اور قبض روح کے اس کے کوئی اور معنے ہوں۔ اور امام محمد اسماعیل بخاری نے اس جگہ اپنی صحیح میں ایک لطیف نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے جس سے معلوم ہوا کہ کم سے کم سات ہزار مرتبہ تَوَفِّی کا لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے بعثت کے بعد اخیر عمر تک نکلا ہے۔ اور ہر یک لفظ تَوَفِّی کے معنے قبض روح اور موت تھی۔ سو یہ نکتہ بخاری کا منجملہ اُن نکات کے ہے جن سے حق کے طالبوں کو امام بخاری کا مشکور وممنون ہونا چاہئے۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 583 تا 585)

124 واں جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 26، 27، 28 دسمبر 2015ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27، 28 دسمبر 2015ء بروز ہفتہ، اتوار، سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس الٰہی جلسے سے کماحقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ جلسہ بکثرت سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

ہمارے جلسوں کا ایک بہت بڑا مقصد تو یہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا اور بیعت کی غرض بھی یہ بیان فرمائی کہ اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 21/اگست 2015ء بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے حوالہ سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج جمعہ کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز ہوگا یعنی جلسے کے پروگرام کے مطابق جو پہلا سیشن شروع ہونا ہے لیکن یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جمعے کی بھی ایک اہمیت ہے۔ اس لئے اس اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں اس کا بھی حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور آج جلسے کی وجہ سے اس حق کی ادائیگی کے لئے یا اس حق کی ادائیگی کے دوران جو دعائیں کریں اس میں جلسے کے بابرکت ہونے کی دعائیں بھی کرتے رہیں۔

سوال: جمعہ کی اہمیت کے بارے میں حضور انور نے کون سی احادیث پیش فرمائیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جمعہ کی اہمیت کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ 1047)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جب مومن اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے جو دعا مانگے وہ قبول کی جاتی ہے اور آپ نے فرمایا کہ یہ بہت چھوٹی سی گھڑی ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ 935)

سوال: سب دعاؤں سے زیادہ اہم دُعا کون سی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سب دعاؤں سے زیادہ اہم جو دعا ہے وہ یہ ہے کہ درود پڑھیں۔ غور کر کے درود پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ رہے ہوں تو اس فہم اور ادراک اور سوچ کے ساتھ کہہ رہے ہوں کہ اے اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو بلند کر کے، آپ کے خوبصورت پیغام اور تعلیم کو کامیابی اور غلبہ عطا فرما کر، آپ کی لائی ہوئی شریعت کو حقیقی رنگ میں قائم فرما کر اس کی عظمت اور برتری دنیا پر ثابت کر دے اور ہمیں اس کے پھیلانے میں مددگار بننے کی توفیق عطا فرما کر آپ کی امت کے لئے مقدر انعاموں میں سے حصہ دار بنا دے۔

سوال: جب ہم اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ رہے ہوں تو اس وقت ہماری سوچ کیا ہونی چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب ہم اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ رہے ہوں تو اس سوچ کے ساتھ کہ اے اللہ ہماری یہ بھی دعا ہے کہ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بھی عزت و عظمت اور عظیم شان اور بزرگی مقدر فرمائی ہوئی ہے اس کو قائم فرما کر اور دشمن کو خائب و خاسر کر کے ہمیں بھی اسے دیکھنے اور اس کا حصہ بننے کی توفیق عطا فرما۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قائم کیا جانے والا ہر مکر اور کوشش دشمن پر پڑے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسوں کا بڑا مقصد کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہمارے جلسوں کا ایک بہت بڑا مقصد تو یہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا اور بیعت کی غرض بھی یہ بیان فرمائی کہ ''اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے''۔
(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

سوال: قرآن مجید میں ہمارے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا اُسوہ رکھا گیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ آپس میں محبت پیار اور رحم کے جذبات رکھتے ہوئے زندگی گزارنے والے ہوں اور اس میں بھی ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اُسوہ نظر آتا ہے اور جس کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے بھی کھینچا ہے کہ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ (التوبۃ:128) کہ تمہارا تکلیف میں پڑنا اس پر شاق گزرتا ہے۔ پس آپ کو مومنین کے لئے جو محبت تھی اس کی وجہ سے آپ کو برداشت نہیں تھا کہ ان کو ذرا سی بھی تکلیف پہنچے۔ مومنوں کو پہنچنے والی ذرا سی تکلیف بھی آپ کو بے چین کر دیتی تھی۔ پس یہ اُسوہ ہے جو ہمارے سامنے رکھا گیا کہ ایک دوسرے کی تکلیف تمہیں بے چین کرنے والی ہونی چاہئے اور یہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب حقیقی رنگ میں ایک دوسرے کے لئے رحم اور محبت کے جذبات ہوں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ شکایت سنی کہ ایک دوسرے کا جلسے میں خیال نہیں رکھا گیا بلکہ بعض لوگوں نے اپنے آرام کو ترجیح دی ہے تو آپ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپ نے جب یہ شکایات سنیں کہ ایک دوسرے کا جلسے میں خیال نہیں رکھا گیا۔ ہر شخص نے یا بعض لوگوں نے اپنے آرام کو دوسرے کے آرام پر ترجیح دی ہے۔ آپ اس بات پر بڑے سخت ناراض ہوئے اور اس ناراضگی کی وجہ سے پھر ایک سال جلسہ بھی منعقد نہیں ہوا۔ آپ نے بڑی سختی سے فرمایا کہ ''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔''

سوال: حضور انور نے شاملین جلسہ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جلسے میں شامل ہونے والوں کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ جلسے کے پروگراموں کے علاوہ جو وقت باقی بچے اپنا وہ وقت دینی باتوں یا ذکر الٰہی میں گزاریں یا جو دوسرے پروگرام ہیں ان کو دیکھیں۔ بجائے ادھر ادھر پھرنے کے وقت گزارنے کے یا بازاروں میں پھرنے کے جماعتی طور پر یہاں بعض انتظامات کئے گئے ہیں جس سے انسان کے ایمان اور یقین میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً مخزن تصاویر ہے انہوں نے یہاں نمائش لگائی ہوئی ہے۔ جماعت کی ایک تاریخ ہے اسے دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کریں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو اور آپ سے کئے گئے وعدوں کو پورا فرما رہا ہے اور کس طرح جماعت کا تعارف اور تبلیغ دنیا کے کناروں تک پھیل رہی ہے؟ پھر وہاں شہدائے احمدیت کی تصاویر ہیں ان کو دیکھ کر ان کے درجات کی بلندی اور اپنے ایمانوں کی مضبوطی اور ان کے خاندانوں اور جماعت کے افراد کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ جماعت کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ پھر اشاعت کی طرف سے ایک سٹال ہوتا ہے۔ ان کی بھی ایک مارکی ہے وہاں جا کر اس سال چھپنے والی جو کتب اور لٹریچر ہے اس کو دیکھیں۔ جو خرید سکتے ہیں خریدیں۔ پھر پہلا لٹریچر جن کے پاس نہیں ہے یہ بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ریویو آف ریلیجنز نے بھی اس سال ان کا جو یہاں سٹال ہے یا جو جگہ ہے اس کو وسعت دی ہے اور کفن عیسیٰ کے بارے میں اس دفعہ وہاں بڑی معلومات ہیں۔ اس کو بھی دیکھیں اور ان چیزوں کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو سچائی اور صداقت مزید ظاہر ہوتی ہے اس سے اپنے ایمان میں اضافہ کریں۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ ''اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے'' اس ضمن میں حضور انور نے کیا تلقین فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اسی طرح یہ بھی ہر ایک کو کوشش اور دعا کرنی چاہئے کہ وہ تمام روحانی فوائد جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عمومی طور پر ذکر فرمایا ہے کہ ''اور بھی بہت سے روحانی فوائد اور منافع ہوں گے''، جن تک ہماری سوچ جا سکتی ہے یا نہیں یا جو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھے کہ میرے ماننے والوں کو یہ روحانی فوائد ہوں، ان سب سے ہم حصہ لینے والے ہوں۔ یہ بھی دعا کرنی چاہئے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

سوال: جلسے کے پروگراموں کو سُننے کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے اور پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدم توجہ بہت بُرے نتیجے پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ہیں ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑی غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کے تنزّل کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپ نے اپنے ماننے والوں کو نصیحت کی کہ تم ان مجلسوں میں آنے والوں اور بولنے والوں کی طرح نہ بنو بلکہ اخلاص پیدا کرو۔ ایسے نہ بنو جو فائدہ نہیں اٹھاتے۔ مسلمانوں کی عمومی طور پر ترقی کے بجائے تنزّلی کی یہی وجہ ہے کہ مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے۔ بڑی بڑی مجلسیں ہوتی ہیں لیکن وہاں اخلاص نہیں ہوتے۔ ظاہری باتیں ہوتی ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اخلاص کے ساتھ ان سارے پروگراموں کو سنیں ورنہ آپ لوگوں کا اتنا خرچ کر کے یہاں آنا اور پھر جماعت کا بھی اس

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

خطبہ جمعہ

اس زمانے میں حقیقی ایمان کو دلوں میں قائم کرنے اور حقیقی اسلام کے نمونے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور آپ کی طرف منسوب ہونے کے بعد یہی ہماری ذمہ داری ہے کہ حقیقی ایمان کو قائم کرتے ہوئے اور اسلام کا صحیح نمونہ بنتے ہوئے اس کام میں آپ کے ممد و معاون بنیں۔ دنیا کو ایمان کی حقیقت بتائیں اور سلامتی پھیلانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے نظام کے ذریعہ سے دنیا میں ہر جگہ یہ کام تو کر ہی رہی ہے لیکن ہر احمدی کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کا نمونہ بنائے تا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی ذمہ داری ادا کرنے والا بنے۔

اسلام کے خلاف نفرت پھیلانے اور اسے شدّت پسند اور دہشت گرد مذہب کے طور پر پیش کرنے میں میڈیا کا بھی ہاتھ ہے۔ میڈیا انصاف سے کام نہیں لیتا۔ ہزاروں لاکھوں مسلمان جو امن کی بات کرتے ہیں ان کا ذکر میڈیا نہیں کرتا یا انہیں وہ پذیرائی نہیں ملتی جو منفی رویّے دکھانے والوں کو ملتی ہے۔ اور دنیا کے سامنے بعض مسلمانوں کے یا مسلمان گروہوں کے عمل کی غلط تصویر ہی پیش کی جاتی ہے

اِس وقت میں ایسے چند لوگوں کی مثالیں پیش کرتا ہوں جنہوں نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھا اور ان کے دلوں پر اثر ہوا۔ ان میں غیر مسلم بھی شامل ہیں۔ اور مسلمان بھی شامل ہیں۔ اور پھر بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اسلام کی خوبصورت تصویر کو دیکھ کر اسلام قبول کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر یہ عہد کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی اور صحیح اسلامی تعلیم کے اظہار کی حتی المقدور کوشش کریں گے اور یہ پیغام آگے پھیلائیں گے جو اسلام کا خوبصورت پیغام ہے، جو امن اور سلامتی کا پیغام ہے اور بعض نے یہ بھی اظہار کیا کہ اسلام کی اس خوبصورت تعلیم کی دنیا کو ضرورت ہے۔

دنیا کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلانے کے لئے اور سلامتی اور محبت بکھیرنے کے لئے ہزاروں واقعات میں سے یہ چند واقعات میں نے پیش کئے ہیں جو سامنے آتے رہتے ہیں اور ہمارے ایمان کو تقویت بخشتے ہیں

دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کی مساعی کے نیک اثرات اور غیر مسلموں کے تأثرات کا دلچسپ اور ایمان افروز تذکرہ

اسلام مخالف طاقتیں چاہے جتنا بھی اسلام کے بارے میں منفی پروپیگنڈہ کریں لیکن اسلام نے ہی دنیا کو اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے دکھانے ہیں اور امن اور سلامتی مہیا کرنی ہے۔ آج نہیں تو کل دنیا کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام ہی دنیا کے امن اور سلامتی کی ضمانت ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11/ستمبر 2015ء بمطابق 11 تبوک 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ایک شخص جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کے مسلمان ہونے کی خوبصورتی تبھی ظاہر ہو گی جب وہ ایمان میں مضبوط ہو اور اسلام کی حقیقت کو سمجھتا ہو۔ ایمان یہ ہے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو اور اسلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نظر رکھتے ہوئے اپنے آپ کو بھی ہر شر سے بچا کر رکھے اور دوسروں کے لئے بھی سلامتی کے سامان کرے۔

پس یہ خلاصہ ہے ایمان اور اسلام کا۔ اگر مسلم دنیا اس چیز کو سمجھ لے، اس بات کو سمجھ لے تو دنیا میں پائیدار امن اور سلامتی قائم کرنے اور بکھیرنے کے ایسے نظارے نظر آئیں جو دنیا کو جنت بنا دیں۔

اس زمانے میں اس حقیقی ایمان کو دلوں میں قائم کرنے اور حقیقی اسلام کے نمونے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور آپ کی طرف منسوب ہونے کے بعد یہی ہماری ذمہ داری ہے کہ حقیقی ایمان کو قائم کرتے ہوئے اور اسلام کا صحیح نمونہ بنتے ہوئے اس کام میں آپ کے ممد و معاون بنیں۔ دنیا کو ایمان کی حقیقت بتائیں اور سلامتی پھیلانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے نظام کے ذریعہ سے دنیا میں ہر جگہ یہ کام تو کر ہی رہی ہے لیکن ہر احمدی کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کا نمونہ بنائے تا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی ذمہ داری ادا کرنے والا بنے۔

آجکل مسلمان دنیا میں بدقسمتی سے جو فساد برپا ہے اس نے اسلام کے نام کو بدنام کیا ہوا ہے۔ کاش کہ مسلمان ممالک اس بات کو سمجھیں کہ ان کے ذاتی مفادات نے اسلام کو کس قدر زَد پہنچائی ہے اور شدت پسند گروہ اور تنظیمیں بھی اس وجہ سے ابھری ہیں کہ ہر سطح پر مفاد پرستی زور پکڑ رہی ہے۔ ملکوں کے امن برباد ہو رہے ہیں۔ نہ خود امن میں ہیں، نہ دوسروں کو سلامتی پہنچا رہے ہیں۔ نہ حکومت رعایا کے ساتھ انصاف کر رہی ہے، نہ رعایا حکومت کے حق ادا کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ ان دونوں کی بے اعتدالیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

”جب تک یہ دونوں پہلو (یعنی حکومت کے فرائض اور رعایا کے فرائض) اعتدال سے چلتے ہیں تب تک اُس ملک میں امن رہتا ہے اور جب کوئی بے اعتدالی رعایا کی طرف سے یا بادشاہوں کی طرف سے ظہور میں آتی ہے تبھی ملک میں سے امن اٹھ جاتا ہے“۔ (چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 33)

بدقسمتی سے یہی کچھ ہم آجکل اکثر مسلمان ممالک میں دیکھ رہے ہیں اور پھر اسلام دشمن قوتیں بھی اس سے اپنے مفادات حاصل کر رہی ہیں۔ ایک طرف تو دونوں کی جھگڑے بڑھانے میں مدد کی جاتی ہے تو دوسری طرف شدت پسند گروہوں کی کارروائیوں کو شہرت دے کر پریس اور میڈیا بے انتہا کوریج دیتا ہے اور یہ کوریج دے کر اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے۔

مَیں نے بعض انٹرویوز جو میڈیا کو دیئے ان میں ایک بات یہ بھی انہیں کہی تھی کہ اسلام کے خلاف نفرت پھیلانے اور اسے شدت پسند اور دہشت گرد مذہب کے طور پر پیش کرنے میں تم جو میڈیا والے ہو تمہارا بھی ہاتھ ہے۔ میڈیا انصاف سے کام نہیں لیتا۔ کسی گروہ کے یا ملک کے حکمرانوں کے، جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، سیاسی عزائم کو تم مذہب کا نام دے کر پھر اسلام کی تعلیم کو بدنام کرتے ہو۔ اور پھر اس کو اتنی شہرت دیتے ہو کہ تم نے دنیا میں رہنے والے لوگوں کی اسلام کے متعلق سوچیں ہی بدل دی ہیں۔ یا جو اسلام کو جانتے نہیں ان کے

ذہنوں میں اسلام کا ایسا تصور پیدا کر دیا ہے، ایسا ہوّا کھڑا کر دیا ہے کہ ان کے چہرے اسلام کا نام سن کر ہی متغیر ہو جاتے ہیں۔ اور جہاں تمہارے اپنے مفادات ہوں وہاں خبریں دبا بھی دیتے ہو۔ مثلاً کچھ عرصہ پہلے آئرلینڈ میں جب شدت پسندی کے واقعات علیحدگی پسندوں کی طرف سے ہوئے تو پریس نے فیصلہ کر لیا کہ خبریں نہیں دینی یا پریس کو مجبور کیا گیا کہ خبریں نہیں دینی اور نتیجۃً وہیں مقامی سطح پر ہی تھوڑا سا ابال اٹھا اور حکومت نے اسے دبا دیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ مسلمان ممالک میں حکومت مخالف گروہوں کی کارروائیاں زیادہ سخت ہوں، جو مسلمان ممالک میں علیحدگی پسند گروہ ہیں یا شدت پسند گروہ ہیں ان کی کارروائیاں ان کی نسبت شاید زیادہ سخت ہوں لیکن ان کو تسلسل سے یہ کارروائیاں کرنے کی کس طرح توفیق مل رہی ہے یا کس طرح وہ یہ انجام دے رہے ہیں۔ ان کو اسلحہ کی صورت میں جو ایندھن ہے وہ تو باہر سے ہی مہیا کیا جاتا ہے۔

مَیں نے ان کو یہ بھی کہا کہ حالات سے تنگ اور بے چین لوگ جب شدت پسند گروہوں میں شامل ہوتے ہیں تو اس کا بے انتہا پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ اتنے لوگ یہاں سے چلے گئے، اتنے لوگ وہاں سے چلے گئے اور پھر اسلام کو بھی کسی نہ کسی طریق سے نشانہ بنایا جاتا ہے جس سے مزید بے چینی پیدا ہوتی ہے اور ردّ عمل ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن ہزاروں لاکھوں مسلمان جو امن کی بات کرتے ہیں ان کا ذکر میڈیا نہیں کرتا یا انہیں وہ پذیرائی نہیں ملتی جو منفی رویّے دکھانے والوں کو ملتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر تو جماعت احمدیہ ہے جو محبت اور پیار کی اسلامی تعلیم پھیلاتی ہے اور تمام دنیا میں ایک لگن سے اس کام پر لگی ہوئی ہے جس کے نتیجے میں امن کے جھنڈے تلے امن پھیلانے اور سلامتی بکھیرنے کے لئے لاکھوں لوگ ہر سال جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں ہم تمہیں بتائیں بھی تو تم اتنی توجہ نہیں دیتے بلکہ بالکل بھی توجہ نہیں دیتے۔ کہیں ذکر نہیں ہوتا۔ اور دنیا کے سامنے بعض مسلمانوں کے یا مسلمان گروہوں کے عمل کی غلط تصویر ہی پیش کی جاتی ہے، منفی تصویر پیش کی جاتی ہے جس کے نتیجے میں دنیا کی غیر مسلم آبادی سمجھتی ہے کہ اسلام کا صرف ایک ہی رخ ہے اور اس کا صرف ایک ہی مقصد ہے اور وہ شدت پسندی ہے اور ناانصافی ہے اور یہی اسلام کا حقیقی چہرہ ہے۔ اور پھر جیسا کہ میں نے کہا دنیا میں، غیر مسلموں میں اسلام سے نفرت بڑھتی جاتی ہے۔

بہرحال پریس بھی کیونکہ اب ایک کاروباری چیز ہے ان کا کاروبار ہے اور مسالے دار خبریں لگانا ان کا کام ہے جو وہ اس لئے لگاتے ہیں کہ ان کو مالی فوائد حاصل ہوں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ لاکھوں لوگ امن اور سلامتی کے جھنڈے تلے ہر سال جمع ہوتے ہیں۔ جلسے کی رپورٹ میں بھی ان کا ذکر ہوتا ہے، مَیں نے کیا تھا۔ بعض مثالیں میں نے جلسے میں دوسرے دن پیش کی تھیں۔ تو اِس وقت میں ایسے ہی چند لوگوں کی مثالیں پیش کرتا ہوں جنہوں نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھا اور ان کے دلوں پر اثر ہوا۔ ان میں غیر مسلم بھی شامل ہیں اور مسلمان بھی شامل ہیں اور پھر بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اسلام کی خوبصورت تصویر کو دیکھ کر اسلام قبول کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر یہ عہد کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی اور صحیح اسلامی تعلیم کے اظہار کی حتی المقدور کوشش کریں گے اور یہ پیغام آگے پھیلائیں گے جو اسلام کا خوبصورت پیغام ہے، جو امن اور سلامتی کا پیغام ہے اور بعض نے یہ بھی اظہار کیا کہ اسلام کی اس خوبصورت تعلیم کی دنیا کو ضرورت ہے اور میڈیا نے اسلام کے بارے میں منفی تاثر دے کر ہماری سوچوں پر تالے لگا دیئے تھے۔ جماعت احمدیہ کی جو یہ کوششیں ہیں انہوں نے پھر ان کی ان غلط سوچوں کو دور کیا۔ ایک عیسائی پادری نے ایک جگہ برملا اس بات کا اظہار کیا۔ بینن میں ایک چھوٹی سی جماعت چِیرِ یُمان ہے وہاں مسجد کا افتتاح تھا تو اپاسٹلک (Apostalic) چرچ کے پادری نے کہا کہ آج کا دن میری زندگی کا ایک عجیب دن ہے۔ آج مسلمان اور مسیحی ایک جگہ بیٹھے ہیں۔ مَیں پہلے بھی مسلمانوں کے علاقے میں کام کر چکا ہوں لیکن کبھی کوئی ایسی تقریب نہیں دیکھی جس میں مسلمان اور عیسائی اکٹھے ہوں۔ کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ نے ہم سب کو اکٹھا کیا ہے۔ میں احمدیت کو سلام پیش کرتا ہوں۔

پھر انصاف پسند سیاستدان جو ہیں ان پر بھی جماعت کے اِن کاموں کا بڑا اثر ہے۔ یہاں جلسے کے دنوں میں بھی آپ کے سامنے بعضوں نے اظہار کیا ہوگا۔ دنیا میں ہر جگہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جو اسلامی تعلیم پیش کرتی ہے اور جو کام کر رہی ہے، جو عملی تصویر ہے اس کو سراہا جاتا ہے۔ جماعت کی خدمات کو لوگ پسند کرتے ہیں اور اظہار کرتے ہیں کہ کیسی خوبصورت تعلیم ہے۔

بینن کے ہی گاؤں گان زُوگو (Ganzougo) میں مسجد کا افتتاح تھا۔ اس میں ایک مہمان آئے ہوئے تھے جو وہاں منسٹر آف ٹرانسپورٹ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہمارے لئے کوئی نئی جماعت نہیں اور ان کی خدمات انسانی کسی سے چھپی ہوئی نہیں۔ ہم گورنمنٹ کے نمائندے ہر ایک تنظیم اور گروپ کی تحقیق کرتے ہیں اور ان کے منشور، مقاصد اور مشن پر گہری نظر رکھنا ہمارا کام ہے۔ اور احمدیت کی انسانی خدمات جو بینن میں ہیں اور جو امن کی اور محبت کی کوشش جماعت احمدیہ نے کی ہے وہ ملک بینن میں اوّل نمبر پر ہے۔ مَیں امن اور محبت کی کاوشوں میں احمدیت کی خدمات کو سلام کرتا ہوں اور یہ محبت ہی مجھے یہاں کھینچ لائی ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ اس جگہ کے چیف سے لے کر تمام حکومتی مشینری آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے کیونکہ آپ کا جو نعرہ ہے 'محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں' اور جو اسلامی تعلیم آپ پیش کرتے ہیں وہ ایسی چیز ہے کہ ہم مجبور ہیں کہ آپ کا ساتھ دیں۔

پھر میڈیا کا کردار ایک طرف تو اتنا زیادہ ہے کہ بڑے تو بڑے بچوں کو بھی اسلام سے خوفزدہ کیا جاتا ہے۔ بعض جگہ سکولوں میں ایسے واقعات ہو جاتے ہیں کہ بعض دفعہ غیر مسلم بچے مسلمانوں بچوں سے ایسا سلوک کر رہے ہوتے ہیں جس سے لگ رہا ہوتا ہے کہ نفرتیں بڑھ رہی ہیں۔ دوسری طرف جماعت احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کس طرح ان کے اس اثر کو زائل کرتا ہے اس کا ایک چھوٹا سا واقعہ پیش کرتا ہوں۔

کبابیر میں ہماری مسجد ہے۔ وہاں جماعت ہے۔ وہاں کے مشنری لکھتے ہیں کہ چند دن قبل ہماری مسجد کے سامنے ایک یہودی ٹیچر اپنے سکول کے بچوں کو لے کر جماعت کا تعارف کرا رہے تھے۔ وہ ٹیچر غالباً عربی بھی جانتے تھے۔ ہماری مسجد کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ وہ ٹیچر ان الفاظ کا لفظی ترجمہ کر کے بچوں کو سمجھا رہے تھے کہ اس جملے کا مطلب ہے کہ جو اس میں داخل ہوگا وہ امن میں رہے گا۔ کہنے لگا یہ الفاظ تو سارے مسلمان ادا کرتے ہیں، پڑھتے ہیں، قرآن شریف میں ہے۔ بچوں کو کہتا ہے کہ مگر آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ اس جملے کا عملی نمونہ صرف احمدیوں کی مسجد میں ہی دیکھنے کو ملے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ کس طرح لوگوں کی توجہ جماعت کی طرف پھیرتا ہے۔ برکینا فاسو افریقہ کا ایک ملک ہے فرنچ علاقہ ہے۔ وہاں ایک جگہ کَالُمباگو (Kalambago) میں مسجد تعمیر ہوئی۔ مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایک دوست نے کہا کہ میرا جماعت احمدیہ سے دس سال قبل تعارف ہوا تھا لیکن میں جماعت احمدیہ کو مسلمانوں کی ایک عام سی تنظیم سمجھتا تھا- اس لئے نہ میں نے احمدیت قبول کی اور نہ ہی اپنے اس علاقے میں اس کا ذکر کیا مگر آج جماعت احمدیہ کی یہاں اپنے گاؤں میں مسجد دیکھ کر مجھے علم ہوا ہے کہ جس جماعت کو میں نے مسلمانوں کی عام تنظیم سمجھ کر نظر انداز کر دیا تھا وہی جماعت اسلام کی حقیقی خدمت کر رہی ہے اور آج میرے گاؤں میں بھی اس جماعت نے مسجد بنا دی ہے۔ آج مجھ پر واضح ہو گیا کہ یہ جماعت یقیناً سچی ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی تائید ہے۔

پھر مُوئیُوں (Mougnoun) ایک جگہ بینن میں ہے جہاں مشرکین آباد ہیں۔ سب مشرکین ہیں۔ ہمارے مشنری وہاں تبلیغ کے لئے گئے۔ جماعت کا تعارف کرانے کے بعد انہوں نے کہا کہ اگر کسی کے ذہن میں کوئی سوال ہے تو کرے۔ اس پر ایک بزرگ کہنے لگے کہ میں تو اسلام کے بارے میں بُرے خیالات رکھتا تھا۔ آپ کو دیکھ کر میں سمجھا تھا کہ بوکوحرام ہم میں داخل ہو گئے ہیں۔ (بوکوحرام ایک شدت پسند، دہشت گرد تنظیم ہے جن کا آجکل نائیجیریا میں خاص طور پر بڑا زور ہے۔) لیکن جب مَیں نے آپ کی تقریر سنی تو میرے اسلام کے بارے میں تمام خدشات دور ہو گئے اور میں پہلا شخص ہوں جو ان مشرکین میں سے اسلام اور احمدیت کو قبول کرتا ہوں۔ پھر اس کے بعد اس گاؤں سے چالیس افراد اسلام احمدیت میں داخل ہوئے اور یہاں مشرکین کے گاؤں میں، اس جگہ میں ایک نئی جماعت قائم ہو گئی۔ پھر ان کی کچھ روایات ہیں۔ جب آدمی فوت ہوتا ہے تو اس کے لئے بڑا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جب تک پورا اہتمام نہ ہو جائے، لاکھوں فرانک خرچ نہ کئے جائیں اس وقت تک اس کو دفنایا نہیں جاتا۔ بڑے اہتمام سے دفنایا جاتا ہے۔ بڑا فنکشن ہوتا ہے اور چاہے مہینہ رکھنا پڑے مارچری میں رکھا جاتا ہے۔ لیکن جب یہ احمدی ہوئے تو اس بزرگ نے اعلان کیا کہ میں جب مر جاؤں تو مجھے اس طرح نہ دفنانا بلکہ جو مسلمانوں کا طریقہ ہے اس کے مطابق میری تدفین ہو۔ یہ رسم و رواج اب آئندہ سے ختم ہوں تو فوری تبدیلی ان میں یہ پیدا ہوئی کہ رسم و رواج کو بھی انہوں نے فوری طور پر چھوڑ دیا۔ پھر ایک دن ہمارے معلم کو کہنے لگے کہ احمدی ہونے کے بعد میرے جسم میں ایک نئی روح آ گئی ہے۔ میں جہاں بھی ہوں چاہے اپنے فارم پہ کام کر رہا ہوں، میری روح میرے ضمیر کو جگاتی ہے اور کہتی ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ تو یہ پابندی ان لوگوں میں نماز کے لئے بھی پیدا ہو چکی ہے اور کہتے ہیں کہ اس طرح میں نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہوں اور میری روح کو سکون اور جسم کو راحت ملتی ہے۔ کہتے ہیں اب میں اپنے اندر بڑی تبدیلی محسوس کرنے لگ گیا ہوں۔ پس ہم میں سے بھی جو نماز میں سست ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ نئے آنے والے عبادتوں کی طرف بھی رجحان رکھنے والے ہیں اور بڑی توجہ سے نمازیں پڑھتے ہیں۔

آج اسلام کی حقیقی تعلیم جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی دنیا کو پہنچ سکتی ہے۔ اس کا ذکر اکثر رپورٹس میں ہوتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا میں پہنچا رہا ہے اور کس طرح لوگوں پہ اثر ہوتا ہے۔ ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ یہ گنی کناکری ملک کا ہے وہاں کا ایک شہر فارانا (Farana) ہے جو وہاں کے کیپیٹل سے تقریباً پانچ سو کلو میٹر دُور ہے۔ وہاں ہمارے لوگ جب تبلیغ کے لئے پہنچے تو وہاں پر موجود ہمارے ایک احمدی دوست ابوبکر صاحب نے تبلیغی نشستوں کا اہتمام کیا۔ یہ مربی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ان لوگوں کو پہنچایا۔ ابھی تبلیغ کا سلسلہ جاری تھا کہ وہاں ایک مولوی شر پھیلانے کے لئے پہنچ گیا۔ کچھ دیر تو خاموشی سے باتیں سنتا رہا۔ اس کے بعد بڑے غصّے میں کہا کہ تمہیں یہاں تبلیغ کی اجازت نہیں ہے اور میں تمہیں پولیس کے ذریعہ سے ابھی یہاں بند (گرفتار) کرواتا ہوں۔ وہاں کے نوجوان کھڑے ہو گئے اور اس مولوی کو بڑے غصے سے کہا کہ تم اتنے عرصے سے یہاں ہو تم نے تو کبھی یہ باتیں نہیں بتائیں جو باتیں آج ہمیں سننے کو مل رہی ہیں اور یہی باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ہے جو ہمارے دل پر اثر کر رہا ہے۔ اسلام کی تعلیم کو خوبصورتی سے پیش کرنے کا یہ انداز ہے جو ہمارے دلوں کو گھائل کر رہا ہے اور ہمیں اس سے سکون مل رہا ہے۔ تم تو ابھی تک ہمیں گمراہ کرتے چلے آئے ہو۔ اس لئے فوراً یہاں سے چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ مولوی بڑا شرمندہ ہو کر وہاں سے گیا اور وہاں جو مجلس لگی تھی اس کے نتیجہ میں پندرہ افراد جماعت میں شامل ہو گئے۔

پھر گنی کناکری کا ہی ایک واقعہ ہے۔ دارالحکومت سے کوئی دو سو کلومیٹر دور ایک قصبے میں تبلیغ کے لئے جب گئے تو وہاں ایک شخص نے کہا کہ آپ سے پہلے بھی تبلیغی جماعت کے لوگ یہاں آئے تھے لیکن ان کے رویّے کیا تھے۔ وہ لوگ آئے تو تبلیغ کرنے تھے۔ انہوں نے بھی اللہ اور رسول کی باتیں کی تھیں لیکن پھر انہوں نے اس گاؤں میں کچھ ایسی بیہودگیاں کی ہیں کہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ تم لوگ بھی وہی کچھ کرنے آئے ہو۔ اس لئے بہتر ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ اس سے پہلے کہ ہم تمہیں مار مار کر نکال دیں۔ اِنہوں نے کہا کہ ہمیں کچھ کہنے دو۔

وہاں کے ایک بزرگ نے بھی لوگوں کو سمجھایا کہ یہ لوگ مجھے ان لوگوں سے کچھ مختلف لگتے ہیں، ذرا ان کی باتیں تو سن لو۔ چنانچہ کہتے ہیں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد بیان کیا اور آپ کی آمد کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانے کی یہ علامات ہوں گی اور اس میں مسیح موعود ظاہر ہوں گے۔ بہرحال لوگوں پر اس بات کا غیر معمولی اثر ہوا۔ لوکل مشنری کو وہاں چھوڑ آئے جنہوں نے تبلیغ جاری رکھی اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ہفتے میں نہ صرف وہ گاؤں اپنے امام اور مسجد سمیت احمدیت میں داخل ہوا بلکہ قریب کے چار پانچ گاؤں بھی بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور مزید رابطے جاری ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مسلسل ہمیں پیغام مل رہے ہیں کہ لوگ بے چینی سے حقیقی اسلام میں داخل ہونے کے لئے تیار ہیں۔

بدقسمتی سے مسلمان علماء اور لیڈروں نے بھی جیسا کہ مَیں نے مثال بھی دی ہے اسلام سے دور کرنے میں بہت کردار ادا کیا ہے۔ اور اسی وجہ سے ہر جگہ جو غیر مسلم ہیں ان کو بھی جرأت پیدا ہوئی کہ اسلام کو بدنام کریں۔ جماعت احمدیہ کس طرح کوشش کر کے بگڑے ہوئے مسلمانوں یا ان مسلمانوں کو جن کے ذہنوں میں اسلام کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا ہو گئے تھے واپس دین کی طرف لاتی ہے اس کی ایک دو مثالیں پیش کرتا ہوں۔

افریقہ میں ایک جگہ ایک بکسٹال لگایا گیا۔ قرآن کریم کی نمائش تھی۔ پورتونووو بینن کا شہر ہے وہاں سے دو مسلمان نوجوان آئے۔ انہیں جب احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور بتایا گیا کہ امام مہدی علیہ السلام آ چکے ہیں اور وہی اس زمانے کے امام ہیں تو وہ فوراً بولے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیین ہیں۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی آئے گا۔ اس پر انہیں فرنچ زبان میں کتاب صداقت مسیح موعود علیہ السلام پڑھنے کے لئے دی گئی اور آخری زمانے میں مسلمانوں کی جو حالت زار ہے اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پیش کی گئیں۔ مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کیا گیا۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارے میں بتایا گیا کہ اسلام کیا ہے۔ یعنی وہ حقیقی اسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ جس میں محبت ہے، امن ہے اور آشتی کی تعلیم ہے۔ آج تو مسلمانوں نے اس کی شکل بگاڑ دی ہے۔ اس پر وہ دونوں نوجوان کہنے لگے کہ ہم عقیدے کے اعتبار سے مسلمان تو ضرور ہیں لیکن مسلمانوں کی بربریت اور دہشت گردی سے اتنے تنگ آ گئے تھے کہ ہم تو عیسائی ہونے لگے تھے۔ لیکن اب جماعت احمدیہ کی باتیں سن کر تسلی ہوئی ہے کہ اسلام ایسا نہیں جیسا یہ مُلّاں لوگ پیش کرتے ہیں۔ مبلغ لکھتے ہیں کہ انہوں نے ہمارا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے ہمیں عیسائی ہونے سے بچا لیا، اسلام چھوڑنے سے بچا لیا۔

غیر مسلموں کے دلوں میں بھی حقیقی اسلام کو دیکھ کر اس پیغام کو پھیلانے کا شوق پیدا ہوتا ہے وہ بھی ہمارا ساتھ دینے لگ جاتے ہیں۔ جاپان کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک بدھسٹ جاپانی ہمارے سٹال پر آئے اور کہنے لگے کہ اسلام کے بارے میں ان کی معلومات بہت کم ہیں۔ جب انہیں اسلام کا تعارف کروایا گیا اور دیگر مذاہب کے بارے میں اسلامی تعلیم کے نمونے قرآن کریم کی آیات سے دکھائے تو انہوں نے نہ صرف ہمارا شکریہ ادا کیا بلکہ کہنے لگے کہ یہ خوبصورت تعلیم اس لائق ہے کہ دنیا کو بتائی جائے اور اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔ موصوف کہنے لگے کہ اگر مجھے اجازت دیں تو میں بھی ایک دن آپ لوگوں کے ساتھ مل کر امن کا پیغام تقسیم کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے مبلغ لکھتے ہیں چنانچہ حسب وعدہ ایک دن وہ ہمارے سٹال پر آئے اور صبح دس بجے سے شام چار بجے تک باوجود اس کے کہ وہ بدھسٹ تھے بلند آواز سے یہ اعلان کرتے رہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور لوگوں میں فولڈر تقسیم کرتے رہے۔

اسی طرح انڈیا میں صوبہ کرناٹک میں ایک جگہ گدک میں ایک بکسٹال لگایا گیا۔ اس بکسٹال پر ایک غیر مسلم دوست آئے اور بعد میں کہنے لگے کہ ہم نے اس سے قبل بھی بہت سے بک سٹال دیکھے ہیں لیکن امن اور شانتی کا پیغام دینے والے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کو لوگوں تک پہنچانے والے ایسے لوگ میں نے آج تک نہیں دیکھے۔ وہ بہت متاثر ہوئے اور ہمارے اس بک سٹال سے بہت ساری کتابیں خرید کر لے گئے۔

لکسمبرگ کے ایک شہر میں نمائش کے موقع پر جماعت کی طرف سے بکسٹال کا انعقاد کیا گیا۔ شہر کے میئر بھی سٹینڈ پر آئے اور مختلف کتابیں دیکھیں۔ اس کے بعد لکسمبرگ جماعت کے صدر نے انہیں جماعت کا مختصر تعارف کروایا۔ ان کو ایک کتاب بھی تحفۃً دی۔ اس پر میئر نے کہا کہ آپ کی کمیونٹی بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ آپ کو چاہئے کہ اسلام کی اس خوبصورت تصویر کو جلد از جلد دنیا میں پھیلائیں۔

ایک دل شکستہ نومسلم کا واقعہ پیش کرتا ہوں۔ امیر صاحب ہالینڈ نے لکھا ہے بلال صاحب ایک ڈچ مسلمان ہیں۔ مسلمانوں کی حالت زار سے بہت دل شکستہ ہو گئے تھے۔ ایک مرتبہ وہ اپنے بچے کے لئے تحفہ خریدنے کی نیت سے بازار گئے تو راستے میں ایک بک سٹال پر رک گئے۔ یہ جماعت احمدیہ کا بک سٹال تھا۔ انہوں نے جماعت کا شائع شدہ قرآن کریم پہلی مرتبہ دیکھا۔ سٹال پر موجود احمدی خادم سے بات چیت بھی کی اور جماعت کا کچھ لٹریچر اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ کچھ عرصے بعد جب ان سے دوبارہ رابطہ ہوا تو کہنے لگے کہ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں نے جب خوشی خوشی اپنے سنّی مسلمان دوستوں سے جماعت کا ذکر کیا اور انہیں بتایا کہ میرے پاس جماعت احمدیہ کا لٹریچر بھی ہے تو اس پر بہت غصے ہوئے اور لڑنے پر اتر آئے۔ کہتے ہیں کہ میری بیوی جو کہ مراکش کی ہیں وہ بھی بہت غصّہ میں آ گئیں۔ گھر میں احمدیت کا ذکر کرنا بھی ناممکن ہو گیا۔ بہرحال کہتے ہیں میں نے فیصلہ کیا کہ میں چھپ کر احمدیت کے بارے میں تحقیق کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری دوبارہ اس نوجوان کے ساتھ ملاقات کروا دی جو مجھے بک سٹال پر ملا تھا۔ اس نے مجھے جلسہ سالانہ ہالینڈ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ میں دو دن جلسے میں شامل رہا۔ اس دوران مجھے یوٹیوب پر بھی ڈچ زبان میں کچھ ویڈیو دیکھنے کو مل گئیں جس کی وجہ سے مجھے بہت فائدہ ہوا بلکہ میری بیوی نے بھی ان ویڈیوز کو دیکھ کر احمدیت کے بارے میں اپنی رائے بدل لی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احمدیت کی صداقت ظاہر کی اور مجھے بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ اب میں جماعتی پروگرام میں شامل ہوتا ہوں اور روحانی طور پر ترقی محسوس کرتا ہوں۔ جو پہلے بے چینی تھی وہ بھی ختم ہو رہی ہے۔

پھر قرآن کریم کی تعلیم کا غیروں پر کس طرح اثر ہوتا ہے۔ کینیڈا سے ہمارے ایک داعی الی اللہ دوست لکھتے ہیں کہ ہم نے ایک تبلیغی بکسٹال لگایا۔ ایک انگریز کینیڈین میاں بیوی ہمارے سٹال پر آئے اور قرآن مجید دیکھ کر کہنے لگے مجھے بتائیں کہ اس کتاب کی کیا خصوصیات ہیں؟ کہتے ہیں میں نے انہیں قرآن مجید کا مختصر تعارف کروایا۔ اس کے بعد وہ صاحب قرآن کریم خریدنے لگے۔ لیکن بیوی بڑی کٹّر عیسائی تھی۔ وہ اس بات پر بضد رہی اور خاوند کو کہتی رہی کہ قرآن کریم نہیں خریدنا۔ بہرحال وہ صاحب کہنے لگے کہ میری بیوی جو ہے اس کو قرآن کریم کی کوئی ایسی بات بتائیں کہ وہ قرآن کریم لینے پر آمادہ ہو جائے۔ خود تو خریدنا چاہتے تھے لیکن مجبوری بھی تھی، لڑائی نہ پڑ جائے گھر میں۔ ہمارے وہ احمدی کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کہا کہ قرآن مجید میں ایک سورۃ ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر ہے۔ ان کے بارے میں ایسی تفصیل ہے جو آپ کو بائبل میں نہیں ملے گی اور وہ جگہ نکال کر ان کے آگے رکھ دی۔ ترجمہ تھا۔ ان کی اہلیہ پڑھنے لگیں۔ کچھ دیر پڑھنے کے بعد کہنے لگیں کہ واقعی بہت دلچسپ کتاب ہے۔ ہم نے تو پریس میں پڑھا تھا یعنی میڈیا نے ہمیں یہ بتایا ہوا تھا، اخباروں نے ہمیں یہ بتایا ہوا تھا کہ قرآن نفرت سے بھرا ہوا ہے لیکن اس میں تو عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کا بہت محبت سے ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے قرآن کریم خرید لیا۔ چند ہفتوں کے بعد وہ دوبارہ ہمارے سٹال پر سے گزرے تو شکریہ ادا کرتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم نے قرآن کریم پڑھا ہے۔ میڈیا میں اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو نفرت پھیلائی جا رہی ہے اگر کوئی قرآن کریم پڑھے یا اس پر سرسری نگاہ ہی ڈال لے تو اس کی ساری غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں مَیں تو اپنے بہت سارے عیسائی دوستوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کا کہتا ہوں۔

بینن میں ایک بک سٹال کے موقع پر گورنمنٹ کے ایک سکول ٹیچر آئے اور جماعت کی محبت اور امن کی تعلیم پڑھی تو کہنے لگے مجھے اپنے طالبعلموں کے لئے بھی لٹریچر دیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ بھی اس لٹریچر کا مطالعہ کریں اور معاشرہ امن اور محبت سے بھر جائے۔ امن اور محبت سے بھرنے کے لئے معاشرے کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ جماعت احمدیہ کا لٹریچر ہے۔ چنانچہ وہ لٹریچر لے گئے اور جا کر اپنے طالبعلموں کو دیا اور بعد میں سکول کے کچھ سٹوڈنٹس آئے اور انہوں نے کہا کہ یہ لٹریچر ہمیں ٹیچر سے مل چکا ہے۔

نیک فطرت مسلمانوں پر بھی جماعت احمدیہ کے نظام کو دیکھ کر جو عین اسلامی نظام ہے اثر ہوتا ہے۔ اور یہی بات پھر ان کے لئے ہدایت کا باعث بن جاتی ہے۔ برکینا فاسو کے مربی کہتے ہیں کہ ایک جگہ ہے سِلابُوبُو (Silaboubo) وہاں تبلیغ کے لئے گئے۔ لوگوں نے بڑا اچھا استقبال کیا۔ سارے مرد عورتیں تبلیغ سننے کے لئے جمع ہو گئے اور رات دو بجے تک سوال و جواب ہوتے رہے۔ آخر پر کہتے ہیں کہ میں نے انہیں بتایا کہ ہماری جماعت ایک ہاتھ پر اکٹھی ہے اور ہمارے چندے کا بھی ایک نظام ہے جو باقاعدہ عالمی شکل اختیار کر چکا ہے۔ جماعت کا ایک بیت المال ہے جو خلیفۂ وقت کے تحت ہے۔ اسی بیت المال میں چندہ جاتا ہے اور اسی میں سے نکل کر خرچ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں صبح نماز کے بعد ایک دوست زکریا صاحب آئے اور کہنے لگے کہ میں نے کچھ عرصہ قبل ایک خواب دیکھی تھی کہ میں چندہ دے رہا ہوں اور ایک آواز آتی ہے کہ چندہ ایسے اسلامی گروپ کو دو جس کا ایک بیت المال ہو۔ میں کافی عرصے سے یہ اسلامی گروپ ڈھونڈ رہا تھا لیکن رات کو جب مربی صاحب نے جماعت کے مالی نظام کے بارے میں بتایا تو مجھے ان الفاظ کی تعبیر مل گئی جو میں نے خواب میں سنے تھے۔ چنانچہ موصوف نے اسی وقت دس ہزار فرانک سیفہ نکال کر ادا کئے۔ رسید بک بھی ہمارے پاس تھی۔ کہتے ہیں اسی وقت ہم نے رسید بک نکال کر رسید کاٹ دی۔ جب لوگوں نے اس خواب کے بارے میں سنا اور یہ بھی دیکھا کہ باقاعدہ چندے کی ایک رسید بک ہوتی ہے جس پر سارا ریکارڈ رکھا جاتا ہے تو بڑے متاثر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد اس گاؤں میں 282 افراد نے بیعت کر لی اور باقاعدہ یہ سب لوگ جماعت کے چندے کے نظام میں شامل ہیں۔

گوئٹے مالا ساؤتھ امریکہ کا ملک ہے۔ وہاں فلائر کی تقسیم کے دوران ایک نوجوان یوسف سے رابطہ ہوا۔ مشن ہاؤس آئے۔ احمدیت قبول کی۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل اسلام قبول کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ غیر از جماعت مسجد میں جا کر دلی سکون نہیں ملا۔ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کینہ اور بغض رکھتے ہیں۔ ایک دن جب میں دعا کر کے سویا تو خواب میں ایک بزرگ دیکھے جو نہایت روحانی شکل وصورت کے مالک تھے۔ ایک راستہ ہے جس پر راکھ ہی راکھ ہے۔ یہ بزرگ میرے سامنے چلنے لگ جاتے ہیں اور اشارہ کرتے ہیں کہ میرے پیچھے چلو۔ اس بزرگ کے چلنے سے راکھ والا راستہ صاف ہوتا جا رہا ہے۔ کہتے ہیں خواب میں صرف یہ بات ہی سمجھ لگتی ہے کہ یہ سبق کل تک یاد رکھو۔ اگلے دن آپ لوگوں کو اسلام احمدیت کا پیغام لوگوں میں تقسیم کرتے دیکھا۔ میں نے پڑھا تو دل کو یوں محسوس ہوا کہ یہی اصل اسلام ہے اور میں ویب سائٹ پر تمام معلومات حاصل کر کے باقاعدہ بیعت کی غرض سے اب یہاں آیا ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی تو انہوں نے کہا کہ یہی وہ بزرگ تھے جو انہیں خواب میں راستہ دکھا رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات نے ان کو ایمان میں اور بھی مضبوط کر دیا ہے۔

فرانس کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک نومبائع دوست کمال صاحب نے بتایا کہ میں کئی سال سے روایتی مسلمان تھا اور علماء کی طرف سے قرآن کریم کی جو تشریحات کی جاتیں ان پر مطمئن نہیں تھا۔ میں دو مختلف انتہاؤں میں زندگی گزار رہا تھا۔ ایک طرف وہ چیز جس پر میرا ایمان تھا لیکن دوسری طرف میرا دماغ جو بعض باتوں کو رد کرتا تھا اور دلیل مانگتا تھا۔ اس کی وجہ سے عجیب کشمکش میں تھا۔ لیکن اچانک میری اندھیری روحانی زندگی میں ایک شمع نمودار ہوئی جس نے مجھے جہالت کے اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف نیا راستہ دکھا دیا۔ کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے بہنوئی کے ساتھ کسی مذہبی موضوع پر گفتگو کر رہا تھا تو انہوں نے جماعت احمدیہ کا ذکر کیا اور مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر پڑھنے کو کہا۔ میں نے جب تفسیر پڑھی تو میں دنگ رہ گیا کہ اتنی سادہ اور شفاف تفسیر چودہ سو سال میں کسی اور نے کیوں نہیں لکھی۔ اس کے بعد میرے بہنوئی نے مجھے ایم ٹی اے کے بارے میں بتایا۔ انٹرنیٹ کا لنک دیا جس پر میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی کتب پڑھیں اور کئی پروگرام دیکھے۔ جو لوگ بھی یہ پروگرام کرتے تھے میں نے ان کو مخلص اور دلیل سے بات کرنے والا پایا۔ مجھے ایسا لگا کہ میرے ہاتھ کوئی خزانہ لگ گیا ہے اور میری روح کو آزادی مل گئی ہے۔ میرے تمام وساوس دور ہو گئے اور حقیقی اسلام کو جان لیا چنانچہ بیعت کر لی۔

دنیا کے مختلف حصوں میں جب جماعت کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام پہنچتا ہے جو محبت اور امن اور سلامتی کا پیغام ہے تو نیک فطرت اسے قبول کرتے ہیں۔ ابھی میں نے فرانس کا واقعہ کا بیان کیا ہے تو ایک واقعہ ساؤتھ امریکہ کا بھی ہے کہ کس طرح لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ مبلغ انچارج گوئٹے مالا لکھتے ہیں کہ لیف لیٹس کی تقسیم کے نتیجے میں 191 افراد کو قبول اسلام کی توفیق ملی۔ احمدیت قبول کرنے والوں میں ایک پادری ہیں جو 33 سال تک کیتھولک چرچ اور پانچ سال پروٹسٹنٹ فرقے سے منسلک رہے۔

اسی طرح ایک اور ڈومنگو (Domingo) صاحب ہیں جو میونسپلٹی میں بطور جج کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ جامعہ کینیڈا کے فارغ التحصیل جو طلباء تھے ان کو ایک ماہ کے لئے وہاں بھجوایا گیا تھا جنہوں نے گوئٹے مالا میں تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ لیف لیٹس تقسیم کئے۔ پمفلٹ تقسیم کئے، مختلف علاقوں میں گئے۔ یہ جو جج تھے ان کو بھی ایک فولڈر ملا۔ چنانچہ مشن ہاؤس آئے اور مشنری انچارج سے دو تین گھنٹے ان کی اسلام کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ انہوں نے معلومات حاصل کیں اور بڑے متاثر ہوئے اور دو تین سو فولڈرز اپنے ہمراہ بھی لے گئے اور کہا کہ میں اپنے علاقے میں تقسیم کروں گا۔ پھر کچھ عرصے بعد اپنے علاقے سے سات افراد پر مشتمل ایک وفد لے کر آئے اور تقریباً دس دن مشن ہاؤس میں قیام کیا۔ اسلام اور عیسائیت کا موازنہ، تثلیث اور کفارہ کے مسئلے زیر بحث آئے۔ نیز اسلام کی تعلیمات کی خوبصورتی اور برتری سے آگاہ کر کے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈومنگو صاحب اور ان کی اہلیہ نے بیعت فارم پر کر کے احمدیت قبول کر لی اور اپنے علاقے میں واپس جا کر اسلام اور احمدیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ یہاں اپنے علاقے میں جولائی میں تبلیغی پروگرام بھی انہوں نے بنایا۔ کہتے ہیں میں پہنچا تو سکول کے ہال میں ایک میٹنگ کا اہتمام کیا۔ اردگرد کے دیہاتوں کے لوگوں کو مدعو کیا ہوا تھا۔ بڑی تفصیل سے وہاں اسلامی تعلیم بیان کی گئی۔ احمدیت کی تبلیغ کی گئی۔ گوئٹے مالا کے احمدیوں نے اپنی قبول احمدیت کے واقعات سنائے۔ سوال و جواب ہوئے۔ کہتے ہیں یہ مجلس سات گھنٹے جاری رہی۔ مجلس کے اختتام سے قبل جملہ حاضرین نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا جن کی تعداد 89 تھی۔ ان میں مرد عورتیں سب شامل تھے۔

یہاں یورپ سوئٹزرلینڈ سے غالباً ایک صاحب نے لکھا کہ آپ کا فلائر مجھے بہت اچھا لگا۔ آپ جو کام کر رہے ہیں یہ خزاں کے موسم کو بہار میں بدلنے کے مترادف ہے۔ کبھی نہ کبھی تو ضرور بہار آئے گی۔ یہ غیروں کے تاثر ہیں۔

اسی طرح ایک سوئس باشندے نے کہا کہ جو لیف لیٹ میرے لیٹر بکس میں ڈالا گیا اس کا مضمون مجھے بہت پسند آیا۔ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ میری بڑے عرصے سے یہ خواہش تھی کہ کاش مسلمانوں میں سے بھی کوئی ایسا ہو جو اس طرح امن کی مہم چلائے۔ آپ لوگوں نے میری خواہش پوری کر دی ہے۔

پھر سوئٹزرلینڈ کے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ زیورخ ایک چرچ میں جیکب (Jakob) صاحب ہیں۔ جماعت کی خدمات کے بڑے معترف ہیں اور جماعت کو پسند کرتے ہیں۔ اس چرچ نے جماعت کے ماٹو 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کو لیا ہوا ہے اور سال 2015ء کا 33واں ہفتہ اس حوالہ سے منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے لئے جو معلوماتی لیف لیٹ انہوں نے شائع کیا ہے اس میں انہوں نے بڑے اچھے انداز میں جماعت احمدیہ کا ذکر کیا اور لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کے دو بنیادی اصول ہیں۔ ایک یہ فقرہ کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اور دوسرا یہ فقرہ کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ان دونوں اصولوں پر چلنے سے امن قائم ہو سکتا ہے۔

سوئٹزرلینڈ میں اسلام کے خلاف بہت کچھ کہا جاتا ہے۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی ہوا ہے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ خود کھڑا کر رہا ہے۔

اسلامی تعلیم کا شکر یہ غیر لوگ کس طرح ادا کرتے ہیں۔ کونگو کنشاسا سے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہمارے ریڈیو پروگراموں کو سن کر آرتھوڈوکس چرچ کے ایک پادری نے کہا کہ میں آپ کے انداز تبلیغ اور اسلامی تعلیمات سے بہت متاثر ہوں۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اسلام میں داخل ہو جاؤں گا اور سب سے پہلے اپنے بچے کو اسلام احمدیت میں داخل کروں گا۔ چنانچہ ان کا بیٹا مقامی جماعت میں بیعت کر کے اسلام احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔

باندوندو (Bandundu) کونگو سے ہی ایک مربی لکھتے ہیں کہ ریڈیو باندوندو ایف ایم کے ڈائریکٹر نے جماعت احمدیہ کے ریڈیو پر نشر ہونے والے پروگراموں کے متعلق کہا کہ ہمارے ریڈیو پر عیسائی پادری بھی تبلیغ کرتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کا تبلیغ کرنے کا طریقہ سب سے نرالا ہے۔ آپ کے پروگراموں میں کسی پر کیچڑ نہیں اچھالا جاتا۔ آپ لوگ اسلامی تعلیم کے محاسن پر گفتگو کرتے ہیں اور انسان کو معاشرے کا مفید حصہ بنانے کی تعلیم دیتے ہیں۔

نائیجیریا کے ایک استاد جو مسلمان ہیں کہتے ہیں کہ آپ کی ساری جماعت میں پر امن اسلام کی عمدہ خوبیاں ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ آپ کو ملاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلیفہ کی دعائیں اسلام کے حق میں قبول فرمائے۔

پھر بینن سے ہمارے مربی لکھتے ہیں کہ ایک مسجد کے افتتاح کے موقع پر کنگ آف داسو (King of Dasso) بھی وہاں آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں میں تو سب کو کہوں گا کہ احمدی ہو جاؤ۔ یہی سچے لوگ ہیں اور غُوں زبان کے ایک شاعر جو وہاں کی ایک مقامی زبان ہے انہوں نے اس موقع پر چند شعر بھی کہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کا لگایا ہوا پودا اگر پانی نہ ملے تو جل جاتا ہے لیکن خدا کے لگائے ہوئے پودے کو اس کی حاجت نہیں۔ احمدیت خدا کا لگایا ہوا پودا ہے اور اس مسجد کی تعمیر اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اور میرا گھر اس مسجد کے قریب ہے تو میں کیوں عبادت کے لئے دُور کسی چرچ میں جاؤں۔ کیوں نہ مسجد میں جاؤں۔

پس یہ پودا اسلام کا پودا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس کی آبیاری کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور تا قیامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پاتے ہوئے، آپ کے فیض کے طفیل اللہ تعالیٰ اس کو پانی مہیا کرتا بھی رہے گا روحانی طور پر بھی جو پانی کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق مہیا کیا اور آئندہ بھی کرتا رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور ہمیشہ یہ پودا انشاء اللہ سرسبز و شاداب رہے گا۔

دنیا کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلانے کے لئے اور سلامتی اور محبت بکھیرنے کے لئے ہزاروں واقعات میں سے یہ چند واقعات میں نے پیش کئے ہیں جو سامنے آتے رہتے ہیں اور ہمارے ایمان کو تقویت بخشتے ہیں۔ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے سینے کھولتا ہے۔ کس طرح غیروں کے منہ سے ہمارے حق میں باتیں نکلواتا ہے۔ کوئی افریقہ کا رہنے والا ہے تو کوئی عرب کا۔ کوئی یورپ کا کوئی ساؤتھ امریکہ کا۔ لیکن اثر سب پر یکساں ہے۔ اس لئے کہ عالمگیر تعلیم صرف ایک ہی ہے اور وہ اسلام کی تعلیم ہے۔ ہر انصاف پسند چاہے وہ فوری طور پر اسلام کو قبول کرے یا نہ کرے لیکن اس بات کے کہنے پر مجبور ہے کہ دنیا کے امن کی اسلام ہی ضمانت ہے۔ کوئی انصاف پسند، خود غرض مسلمان لیڈروں یا مفاد پرست شر پسند گروہوں کے عمل کو اسلام کی تعلیم کا حصہ نہیں مانتا۔ وہی کہے گا جس میں انصاف نہیں ہے۔ اسلام مخالف طاقتیں چاہے جتنا بھی اسلام کے بارے میں منفی پروپیگنڈہ کریں لیکن اسلام نے ہی دنیا کو اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے دکھانے ہیں اور امن اور سلامتی مہیا کرنی ہے۔ آج نہیں تو کل دنیا کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام ہی دنیا کے امن اور سلامتی کی ضمانت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اس کامیابی کا حصہ بننے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کئی گنا بڑھ کر دیکھنے والے ہوں اور اپنے عملوں کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے والے ہوں۔ ☆

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

کلام الامام

"قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی آب پاشی اعمال صالحہ سے ہوتی ہے بغیر اس کے وہ خشک ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 401)

طالب دُعا: طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلام الامام

"تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لئے رُوحانی موت ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

خطبۂ عید الفطر

دوسری قوموں کی عیدیں تو صرف کھانے پینے اور لہو ولعب کی عیدیں ہوتی ہیں لیکن ہماری عیدوں میں دوسرے دنوں سے بھی زیادہ ذکر الٰہی کا حصہ ہے عید والے دن پانچ نمازیں بھی پڑھنی فرض ہیں اور عید کی نماز پڑھنا اور خطبہ سننا بھی ضروری ہے۔ ہم احمدیوں کو تو عام مسلمانوں سے بڑھ کر اس بات کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے عید کی خوشیوں میں نہ ہی خدا تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کو بھولنا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق کی ادائیگی کو بھولنا ہے

ہماری عید صرف لہو ولعب کی عید نہیں ہے بلکہ وہ حقیقی عید ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ سے ملانے والی ہے

جماعت افراد سے بنتی ہے اور جب تک افرادِ جماعت کی اصلاح نہ ہو جماعت بھی بحیثیت مجموعی مکمل طور پر اصلاح یافتہ نہیں کہلاسکتی۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو کشائش پیدا ہونے پر اپنے پہلے وقت کو اس طرح یاد رکھتے ہیں؟ کتنے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کرتے ہوئے کشائش پیدا ہونے پر اس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ کرتے ہیں

ہم میں سے صاحب ثروت اور مخیر لوگوں کو، امیر لوگوں کو، کاروباری لوگوں کو، دنیاوی مصروفیات میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر کام پر مقدم ہو اور ہمارے سامنے صحابہ کا نمونہ ہو۔ ہر احمدی کو اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنا چاہئے کہ اس نے اسلام کے درخت کی سرسبز شاخ بننا ہے اور سرسبز شاخ اس وقت بنا جاسکتا ہے جب وہ خصوصیات پیدا ہوں جو کسی درخت کی سرسبز شاخ کے لئے ضروری ہیں

آج ہم احمدی اگر حقیقی عید منانا چاہتے ہیں تو جہاں اپنے جائزے لیتے ہوئے اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کر کے حقیقی عید کا فیض پائیں وہاں دنیا کو ظلموں سے نکالنے کے لئے اپنی کوششوں کو جتنی وسعت دے سکتے ہیں دے کر اور دعاؤں کے ذریعہ سے دکھوں اور غموں اور ظلموں میں گھری ہوئی اُمّت مسلمہ کے لئے مدد کر کے ان کے لئے ان ظلموں سے نکلنے کے لئے تڑپ کر دعا کر کے حقیقی عید منائیں

خطبہ عید الفطر سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19؍جولائی 2015ء بمطابق 19؍وفا 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج ہم سب چھوٹے بڑے عورتیں مرد یہاں اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ آج کا دن ایک خصوصیت کا حامل دن ہے اور وہ خصوصیت یہ ہے کہ اسلام نے ہم مسلمانوں کے لئے انسانی فطرت کو مدّنظر رکھتے ہوئے کہ انسان اپنے ہم جنسوں اور اپنے قریبیوں کے ساتھ مل کر کوئی خوشی کا دن منائے عید کا دن مقرر کیا ہے۔ اور جو دین پر قائم لوگ ہیں، اسلام کو ماننے والے لوگ ہیں، جو یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے ان کے لئے یہ دن اور بھی زیادہ خوشی کا باعث بن جاتا ہے جب وہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک مہینہ اللہ تعالیٰ کی خاطر جائز باتوں سے بھی رکے رہتے ہیں، اپنے اوپر سختی وارد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے اوپر بعض پابندیاں عائد کرتے ہیں اور آج اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی عید بھی منا رہے ہیں۔ پس اس حالت میں اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری بڑھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف پابندیوں میں سے ہی نہیں گزارا بلکہ فطرت کے تقاضے کا لحاظ رکھتے ہوئے ہمارے لئے آپس میں مل جل کر خوشی منانے کا دن بھی مقرر فرما دیا لیکن اس خوشی کے دن میں یہ بات بھی ہمیں سامنے رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جہاں مسلمانوں کو انسانی فطرت کے مطابق خوشیاں منانے کے سامان مہیا فرماتا ہے وہاں ان خوشیوں کی کچھ حدود بھی مقرر فرماتا ہے۔ ایک طرف فطرت کے تقاضے کی وجہ سے مل جل کر خوشیاں منانے کے سامان کرتا ہے تو دوسری طرف بندگی کے تقاضے کے تحت حدود اور زندگی کے مقصد کی نشاندہی بھی فرماتا ہے۔

باقی دوسری قومیں ہیں، مذاہب ہیں انہوں نے بھی اپنی خوشی منانے کے کوئی دن مقرر کئے ہوئے ہیں لیکن ان کے دن اس طرح شریعت کے حکم کے مطابق نہیں ہیں جس طرح مسلمانوں کے ہیں اور نہ ہی ان میں ایسے اجتماع کا رنگ ہے جیسا کہ اسلام نے عید کے دن اجتماع کا رنگ رکھا ہے۔

پھر صرف یہی نہیں کہ مسلمانوں کی عید شریعت کے حکم کے مطابق ہے بلکہ جیسا کہ میں نے کہا بعض پابندیوں کی حامل ہے اور انسان کی زندگی کے حقیقی مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں یہ خوشی منانے کے لئے کہا گیا ہے۔ چنانچہ ہماری عید کی ایک خصوصیت ہے کہ اس میں عید کی نماز اور خطبے میں شامل ہونے کو بھی ضروری قرار دیا گیا ہے اور نماز اور عید کے خطبے کا مقصد یہ ہے کہ جہاں لوگ عید کے دن خوشی منانے کے لئے جمع ہوں، مل جل کر اپنی رونق کے پروگرام بنائیں وہاں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اس کی باتیں سننے کے لئے بھی جمع ہوں۔

پس دوسری قوموں کی عیدیں تو صرف کھانے پینے اور لہو ولعب کی عیدیں ہوتی ہیں لیکن ہماری عیدوں میں دوسرے دنوں سے بھی زیادہ ذکر الٰہی کا حصہ ہے۔ عید والے دن پانچ نمازیں بھی پڑھنی فرض ہیں اور عید کی نماز پڑھنا اور خطبہ سننا بھی ضروری ہے۔

پس ایک حقیقی مسلمان جب عید مناتا ہے تو اسے یہ سوچ سامنے رکھنی چاہئے کہ میری عید صرف کھانے پینے اور کھیل کود کی عید نہیں ہے بلکہ میری عید جہاں مجھے مل جل کر اپنے پروگرام کرنے اور خوشیاں منانے کی اجازت دیتی ہے وہاں مجھے اس طرف بھی توجہ دلاتی ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کو پہلے سے زیادہ احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ذکر الٰہی کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دینی ہے۔ یہ نہیں کہ عید کی نماز کی ادائیگی کے بعد اپنی عید کی دوسری مصروفیات اور ملنے جلنے میں ظہر عصر کی نمازیں بھی یاد نہ رہیں، اور اپنے مقصد پیدائش کو ہی انسان بھول جائے۔ ہم احمدیوں کو تو عام مسلمانوں سے بڑھ کر اس بات کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے عید کی خوشیوں میں نہ ہی خدا تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کو بھولنا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق کی ادائیگی کو بھولنا ہے۔

پس ہماری عید صرف لہو ولعب کی عید نہیں ہے بلکہ وہ حقیقی عید ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ سے ملانے والی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہماری اصلاح کے لئے زمانے کے امام کو بھیجا ہے۔ اس شخص کو بھیجا جس کے آنے اور اسے دیکھنے اور اسے قبول کرنے کی حسرت لئے ہوئے کئی نیک فطرت دنیا سے رخصت ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ بہت بڑا فضل اور احسان فرمایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس کے زمانے میں پیدا کیا بلکہ اسے ماننے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ پس اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہ توفیق دینا کہ ہم زمانے کے امام کو مانیں ہم سے کچھ تقاضا کرتا ہے جس کو ہمیں اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ ہمارے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اس کی طرف سے آئے ہوئے فرستادہ کو مان لیا بلکہ ہمیں اپنے ایمانوں کو سنوارنے کے لئے اور حقیقی عید منانے کے لئے ان توقعات کو پورا کرنا بھی ضروری ہے جو زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود نے ہم سے رکھی ہیں۔ تبھی ہماری عیدیں حقیقی عیدیں بن سکیں گی۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوسکیں گے۔ تبھی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کو ماننے والے ہوسکیں گے کہ میرے مہدی کو مان لینا۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی حدیث 4084) صرف منہ سے

ماننے کا اقرار تو ماننے کا حق نہیں ادا کروا دیتا جبتک ہم عملی طور پر بھی اطاعت کا نمونہ نہ بنیں۔ اور اطاعت کا نمونہ دکھانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عہد بیعت میں ہم سے یہ عہد لیا ہے کہ ہم تازندگی اطاعت کرتے رہیں گے۔ اطاعت درمعروف کی مکمل کوشش کریں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

اس وقت مَیں چند باتیں پیش کرتا ہوں جن کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے توقع رکھی ہے۔ آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے۔ نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے‘‘۔ فرمایا: ’’بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 177۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچنے سے ہی اللہ تعالیٰ بھی مقدم ہوتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے لئے اس کے نفس کا بھی حق رکھا ہے۔ اس کے بیوی بچوں کا بھی حق رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہتا کہ اپنے نفس کے حق ادا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں اتاری ہیں ان کی شکر گزاری یہ ہے کہ ان کا استعمال کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فرماتے ہیں کہ نفسانی اغراض سے بچو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے نفس کے فائدہ کے لئے اس حد تک نہ چلے جاؤ کہ ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے سچائی کو چھوڑ دو اور حرام کو حلال کرنے لگ جاؤ بلکہ فرمایا کہ ان حدود کا تمہیں خیال رکھنا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں۔ مثلاً ایک صاحب ثروت کے لئے اگر ایک چیز حاصل کرنا آسان ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے مالی کشائش دی ہے اس کے لئے آسان ہے اور وہ حلال بھی ہے تو وہ تو بیشک آسانی سے وہ حاصل کرے۔ لیکن اگر ایک ایسا شخص جس کو توفیق نہیں یا اس کی آمد اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ اس چیز کو حاصل کر سکے لیکن اس کا لالچ غلط ذریعہ سے آمد پیدا کر کے بھی اسے حاصل کرنا چاہتا ہے یا اپنی غلط خواہشات کی تکمیل کے لئے ان کی تسکین کے لئے کوئی قرض لے کر، اپنے اوپر بوجھ ڈال کے اور ساری عمر اس قرضے میں دبارہ کر اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو یہ باتیں پھر نفس کی اغراض کا حاوی ہونا ہے۔ اسی طرح اور برائیاں ہیں۔ معمولی برائیاں بھی اور بڑی برائیاں بھی۔ یہ سب جب انسان اللہ تعالیٰ کو بھول کر کرتا ہے تو یہ نفس کی اغراض کا حاوی ہونا کہلاتا ہے اور ان باتوں کا اظہار خدا تعالیٰ کو نفس پر مقدم نہ کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ ’’ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے ایک موت اختیار کرے‘‘ ہر فردِ جماعت کے لئے توجہ طلب ہے۔ جماعت افراد سے بنتی ہے اور جب تک افرادِ جماعت کی اصلاح نہ ہو جماعت بھی بحیثیت مجموعی مکمل طور پر اصلاح یافتہ نہیں کہلا سکتی۔ جماعت میں بھی خامیاں نظر آ جاتی ہیں۔

پس ہم اس بات پر خوش نہیں ہو سکتے کہ ہم میں سے اکثر خدا تعالیٰ کو اپنی اغراض پر مقدم کرنے والے ہیں۔ ایک محاورہ ہے کہ ایک گندی مچھلی سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔ چند کی برائیاں بھی بعض دفعہ جماعت کی مجموعی حیثیت اور نام کو بدنام کر دیتی ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کر پھر ہمیں بدنام نہ کرو یا ہماری بدنامی کا باعث نہ بنو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 188۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اگر کسی کی ذاتی برائی ہے تو اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کیا بدنامی ہونی ہے۔ لیکن اگر غور کریں تو ہماری ذاتی برائیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بدنامی کا باعث بنتی ہیں۔ ہمارے مخالفین ہماری طرف انگلی اٹھائیں گے کہ دعویٰ تو تم کرتے ہو کہ تم نے زمانے کے امام کو مان کر اپنے ایمان کا اظہار کر دیا ہے لیکن یہ بنیادی برائیاں تم میں موجود ہیں۔ جھوٹ ہے، فریب ہے، دھوکہ ہے۔ مہدی نے آ کر تو انقلاب لانا تھا، نفسوں کو پاک کرنا تھا، ہمیں بتاؤ کہ اس بیعت نے تم میں کونسا انقلاب پیدا کر دیا۔ پس ایک فردِ جماعت کا غلط فعل نہ صرف جماعت کی بنیاد کو ہلا دیتا ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر بھی حرف آتا ہے۔

پہلے بھی مَیں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں کہ بعض لوگ کھل کر بعض احمدیوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ ان کی فلاں فلاں برائی ہمیں جماعت میں شامل ہونے سے روک رہی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو جماعت بنانا چاہتے ہیں وہ تو خدا پرستوں کی جماعت ہے۔ وہ خدا کو مقدم کرنے والی جماعت ہے۔ دنیا کو دین پر مقدم کرنے والی جماعت نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر ایک مجلس میں فرمایا: ’’نرا زبان سے بیعت کا اقرار کر لینا کچھ چیز نہیں ہے۔ بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنا دے۔ اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ‘‘۔ آپ علیہ السلام نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ’’عبداللطیف کے نمونہ کو ہمیشہ مدّنظر رکھو کہ اس سے کس طرح پر صادقوں اور وفاداروں کی علامتیں ظاہر ہوئی ہیں‘‘۔ پس سچائی اور وفاداری کا تقاضا ہے کہ جان چلی جائے تو چلی جائے لیکن خدا تعالیٰ کی رضا ہمیشہ مقدم رہے۔ صرف ایمان کا اظہار کر دینا اور بعض دشمنوں کے آگے کھڑے ہو جانا، گولی بھی کھا لینا، ٹھیک ہے قربانی ہے، جان بھی جاتی ہے لیکن اصل قربانی یہ ہے کہ مستقل اپنے نفس کی قربانی دیتے چلے جانا اور جو اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے اس کو وفا کے ساتھ پورا کرنا۔ جو لوگ دوسروں کے سامنے غلط نمونے پیش کرتے ہیں وہ کبھی وفادار اور سچے نہیں ہو سکتے بلکہ فرمایا کہ ’’دوسروں کو نصیحت کرنے والے اور خود عمل نہ کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں‘‘۔ پس بہت زیادہ خوف کا مقام ہے۔ آپ نے غلط نمونے پیش کرنے والوں کی مثال دے کر فرمایا کہ ’’ایسے نمونوں سے دنیا کو بہت بڑا نقصان پہنچا ہے۔ ہماری جماعت کو ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ تم ایسے نہ بنو۔ چاہئے کہ تم ہر قسم کے جذبات سے بچو۔ ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے مُنہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق، عادات، استقامت، پابندیٔ احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں۔ اگر عمدہ نہیں تو وہ تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 263 تا 265۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ کا عمدہ معیار ہمیں دیکھنا ہے اور عمدہ نمونہ قائم کرنے کے لئے ہے جبکہ آپ کا یہ معیار جیسا کہ گزشتہ خطبات میں بھی ذکر ہو چکا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کو تب مقدم رکھ سکتے ہیں جب ہمیں ہر وقت یہ احساس رہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں اپنی جماعت کے اس معیار کو جس پر آپ ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں، بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ نے اِس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا ہے کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے‘‘۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 60۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ سے محبت کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس کے لئے مسلسل کوشش اور دعا اور اپنے اعمال کو خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق بجا لانا اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کی طرف لے جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی ارشاد کو لے لیں وہ اس بات پر ختم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مقدم ہو۔ اس سے سچی محبت ہو۔ اس کے احکامات پر عمل ہو۔ اور پھر آپ فرماتے ہیں۔ یہی میرے آنے کا مقصد ہے۔ اور جو میرے اس مقصد کو سمجھتے اور پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہی مجھ میں سے ہیں۔

پھر ایک جگہ نصیحت کرتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ: ’’یاد رکھو کہ یہ جماعت اس واسطے نہیں کہ دولت اور دنیاداری ترقی کرے اور زندگی آرام سے گزرے۔ ایسے شخص سے تو خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ چاہئے کہ صحابہؓ کی زندگی کو دیکھو‘‘۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 185۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

صحابہ کی زندگی کیا تھی؟ انہوں نے اپنی عبادتوں کے بھی وہ معیار قائم فرمائے جو ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ وہ نہ صرف فرض عبادتیں ادا کرنے والے تھے بلکہ نوافل کا بھی بڑا اہتمام کرتے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کی حالت تھی تو ایسی اعلیٰ معیار کی کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے بارے میں روایت میں آتا ہے کہ آپ نے کاروبار شروع کیا تو اس میں ایسی برکت پڑی کہ خود فرماتے تھے کہ میں جس چیز میں ہاتھ ڈالتا ہوں اس میں خدا تعالیٰ ایسی برکت ڈالتا ہے جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی۔ مٹی بھی سونا بن جاتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 690 مسند انس بن مالک حدیث 13899، عالم الکتب بیروت 1998ء)

بے انتہا دولت آپ کو اللہ تعالیٰ نے دی لیکن اس دولت نے آپ سے جو اظہار کروائے کیا وہ دنیاداروں کے اظہار تھے؟ ایک دن آپ روزے سے تھے۔ جب افطاری کے وقت آپ کے لئے دسترخوان لگایا گیا تو بیشمار نعمتیں دیکھ کر رونے لگ گئے اور اسلام کے ابتدائی زمانے کو یاد کرنے لگے کہ جب مسلمانوں پر کئی کئی دن فاقے گزرتے تھے اور خود ان کی اپنی حالت بھی یہی تھی۔ لیکن آج بیشمار نعمتیں ان کے دسترخوان پر پڑی تھیں۔ اس نے ان کو رلا دیا۔ ان صحابہ کی قربانی یاد آنے لگی جو جب جنگوں میں شہید ہوتے تھے تو ان کے لئے کفن بھی مہیا نہیں ہو سکتا تھا۔ جو چادر میسر تھی وہ اتنی چھوٹی کہ سر ڈھانکتے تھے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے۔ پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر ننگے ہو جاتے تھے۔ (صحیح البخاری کتاب المغازی، باب غزوۃ احد، حدیث 4045)

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’جب تک تم مسجدوں کو آباد رکھو گے اس وقت تک تم بھی آباد رہو گے اور جب تم مسجدوں کو چھوڑ دو گے اس وقت خدا تعالیٰ تمہیں بھی چھوڑ دے گا۔‘‘ (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 8/مئی 2015)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اُڈیشہ

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’اللہ کے فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے پہلا اور انتہائی اہم قدم نمازوں میں خشوع پیدا کرنا ہے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا خوف پیش نظر رہنا چاہئے اس کی رحیمیت کے حصول اور اس کے فضلوں کو طلب کرتے رہنا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 10/اپریل 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغباں، قادیان

پس یہ وہ نمونے ہیں۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو کشائش پیدا ہونے پر اپنے پہلے وقت کو اس طرح یاد رکھتے ہیں؟ کتنے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کرتے ہوئے کشائش پیدا ہونے پر اس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ اگر ہماری زندگی کے معیار کا بہترین ہونا، ہماری مالی حالت کا بہتر ہونا ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار اور اس کا سچا عابد نہیں بناتا تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم نے میری بیعت میں آکر اس مقصد کو پورا نہیں کیا جس کی تم سے توقع تھی۔

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی میں نے مثال دی ہے۔ دولت نے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں نے انہیں صرف اظہار کے طور پر شکرگزار نہیں بنایا بلکہ اپنی دولت کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا بھی ان کا کتنا حوصلہ تھا اور آپ نے کس طرح اپنے عمل سے ثابت کیا یہ اس کی ایک مثال ہے۔ اَور بہت ساری مثالیں ہیں۔ بہرحال کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سات سو اونٹوں پر غلّہ اور دوسرے سامان سے لدا ہوا قافلہ مدینہ میں آیا تو آپ نے اونٹوں سمیت وہ تمام سامان خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ (اسد الغابۃ جلد 3 صفحہ 378 عبدالرحمن بن عوف، دارالفکر بیروت 2003ء) لیکن کیا اس قربانی نے ان کے مال میں کچھ کمی کی یا انہوں نے سمجھا کہ اب میں نے بہت کچھ قربان کر دیا اور یہ سب کافی ہے؟ نہیں۔ بلکہ پھر بھی وہ قربانیاں کرتے رہے اور مال کی بڑھوتری کا، اللہ تعالیٰ کی دین کا یہ حال تھا کہ کہا جاتا ہے کہ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی کروڑوں کی جائیداد تھی اور مال تھا۔ (اسد الغابۃ جلد 3 صفحہ 380 عبدالرحمن بن عوف، دارالفکر بیروت 2003ء) پس یہ لوگ دنیا میں رہتے تھے، دنیا کے کاروبار کرتے تھے لیکن خدا تعالیٰ ان کو ہر معاملے میں مقدم تھا۔ آپ کی نمازوں اور نوافل میں ایک خاص خشوع ہوا کرتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ظہر سے قبل بھی نفل کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اذان کی آواز سن کر مسجد کی طرف روانہ ہوتے تھے۔ ایک کاروباری آدمی کے لئے یہ بڑا مشکل کام ہے کیونکہ دن کے اس حصے میں اکثر کاروبار ہوتے ہیں۔ لیکن آپ نے اپنے رات کے نفلوں اور دن کے نفلوں پر اپنی دنیاوی خواہشات اور کاروبار کو حاوی نہیں ہونے دیا۔

آج اس معیار کے امیر اگر جماعت میں ہیں بھی بلکہ بہت کم معیار کے امیر بھی جو ہیں وہ بھی نفل تو دُور کی بات ہے ظہر کی نماز کے لئے بھی مشکل سے وقت نکالتے ہیں۔ اور جو نماز پڑھ لیں وہ بھی اس طرح ہوتی ہے کہ جس طرح کوئی بوجھ اتارا ہو۔

پس ہم میں سے صاحب ثروت اور مخیر لوگوں کو، امیر لوگوں کو، کاروباری لوگوں کو، دنیاوی مصروفیات میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر کام پر مقدم ہو اور ہمارے سامنے صحابہ کا نمونہ ہو۔

اور اسی بات پر زور دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ: ''ہماری جماعت کو قیل وقال پر محدود نہیں ہونا چاہئے''۔ باتوں تک ہی نہ رہیں۔ ''یہ اصل مقصد نہیں ہے۔ تزکیہ نفس اور اصلاح ضروری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے''۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 70۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے فرمایا کہ اسلام ایک درخت ہے تم اس درخت کی شاخ ہو۔ تم استقامت اور اپنے نمونے سے اس درخت کی حفاظت کرو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 8 صفحہ 323۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے ایک جگہ نصیحت فرمائی کہ ''اسلام کی حفاظت اور سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ''۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 323۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں جو آپ علیہ السلام نے ہم پر ڈالی ہیں۔ پہلے اپنے نفس کو پاک کرنا ایک مجاہدہ چاہتا ہے، ایک کوشش چاہتا ہے۔ اس دنیا کی آجکل اتنی غلط قسم کی ترجیحات ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ان سے بچا نہیں جا سکتا۔ پس اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے کوشش اور خدا تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے۔ جب ہم اپنے نفس کے گند سے پاک ہو جائیں گے، جب ہم اوّل اپنے لئے role model، نمونہ کسی دنیادار کو نہیں بلکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کو بنائیں گے تو پھر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں گے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مامور فرمایا اور فرمایا کہ اسلام ایک درخت ہے۔ لیکن درخت کا حسن اس وقت نکھرتا ہے جب اس کی شاخیں بھی سرسبز اور خوبصورت ہوں۔

پس ہر احمدی کو اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنا چاہئے کہ اس نے اسلام کے درخت کی سرسبز شاخ بننا ہے اور سرسبز شاخ اس وقت بنا جا سکتا ہے جب وہ خصوصیات پیدا ہوں جو کسی درخت کی سرسبز شاخ کے لئے ضروری ہیں۔ اور اسلام کے درخت کی خصوصیات وہ تعلیم ہے جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے۔

پس اس تعلیم کو اپنا کر اور پھر اس کے ایسے معیار قائم کر کے جو نمونہ پیش کرنے والے ہوں اس درخت کی حفاظت ہر احمدی کا فرض ہے۔ اور جب یہ نمونہ قائم ہو جائے گا، جب اس درخت کی سرسبزی اور خوبصورتی اپنا حسن دکھانے لگے گی تو پھر اس پاک تعلیم سے دنیا کو بھی فیضیاب کرو۔ دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ پہنچاؤ کہ دنیا آج اس کے لئے بے چین ہے۔

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے بغیر نمونے کے ہم دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ آج مسلمان دنیا کو بھی اس نمونے کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے ظلم نے نہ صرف اسلام کو بدنام کر دیا ہے بلکہ انسانیت کی بنیادی قدروں کو بھی پامال کر دیا ہے۔ مسلمان دنیا میں وہ انسانیت سوز مظالم ہو رہے ہیں کہ جن کو دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حتّٰی کہ یہ عید کا دن جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے جمع ہو کر خوشی منانے کا دن رکھا ہے اس دن میں مسلمان، مسلمان کا خون کر کے، معصوموں اور بچوں کی جانیں لے کر اس دن کو بھی انہوں نے ماتم کا دن بنا دیا ہے اور اس بات پر خوش ہیں کہ ہم نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ کوئی احساس بھی نہیں ہے۔ صرف اس لئے یہ جانیں لی جا رہی ہیں کہ تم میرے فرقے سے نہیں ہو اور تم میرے مسلک سے نہیں ہو۔ یا حکومتیں اس لئے ظلم کر رہی ہیں کہ ہماری کرسی مضبوط رہے۔ اور حکومت کے مخالف اس لئے ظلم کر رہے ہیں کہ ہم نے حکومتوں کو الٹانا ہے اس لئے معصوموں کی جانیں بھی لو تو کوئی حرج نہیں۔ اور پھر اس سے بھی بڑا ظلم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے نام پر اور اس کے رسول کے نام پر اور اسلام کی تعلیم کے نام پر یہ سب ظلم ہو رہا ہے۔ انسان سوائے اِنَّا لِلّٰہ کے اور کیا کہہ سکتا ہے۔ ہم احمدی اگر اپنے محدود ماحول میں نمونے دکھاتے بھی ہیں تو ان مفاد پرستوں کی طرف سے ظلموں کی بھرمار اسلام کے خوبصورت چہرے کو گدلا کر دیتی ہے۔

پس بیشک ہمارے نمونے اور ہماری تبلیغ ضروری ہے لیکن آجکل کے حالات میں خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے اور یہ بھی انتہائی ضروری ہے۔ صحیح نمونے بھی، مستقل رہنے والے نمونے بھی اسی وقت رہتے ہیں، اس میں کامیابیاں بھی اسی وقت ملتی ہیں جب ان کے ساتھ دعائیں بھی ہوں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 9 صفحہ 58۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ فرمایا کہ کمالات کو پھیلاؤ تو دوسری جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ اسلام کی ترقی اور اسلام کی فتح کے لئے دعائیں بھی بہت ضروری ہیں۔ پس دعاؤں کی طرف ہمیں بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

آج ہم احمدی اگر حقیقی عید منانا چاہتے ہیں تو جہاں اپنے جائزے لیتے ہوئے اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کر کے حقیقی عید کا فیض پائیں وہاں دنیا کو ظلموں سے نکالنے کے لئے اپنی کوششوں کو جتنی وسعت دے سکتے ہیں دے کر اور دعاؤں کے ذریعہ سے دکھوں اور غموں اور ظلموں میں گھری ہوئی اُمّت مسلمہ کے لئے مدد کر کے ان کے لئے ان ظلموں سے نکلنے کے لئے تڑپ کر دعا کر کے حقیقی عید منائیں۔

پھر عمومی طور پر دنیا جو بے حیائیوں اور گناہوں میں آزادی کے نام پر ڈوبتی چلی جا رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے عذاب کو آواز دے رہی ہے ان کے لئے ہمدردی کے تقاضے پورے کرتے ہوئے بہت دعا کریں۔ آج ہم ہی انسانیت کو حقیقی خوشیوں کا ادراک دے سکتے ہیں۔ پس ہمیں بڑی تڑپ کے ساتھ مسلمانوں اور غیر مسلموں سب کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ اس عید کے دن اگر ہم اپنی دعاؤں سے ان لوگوں کو جو ظلموں اور غموں میں ڈوبے ہوئے ہیں، ان سے نکالنے کی کوشش کریں گے تو یہی ہماری حقیقی عید ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی یہ ذمہ داری آج بھی نبھائیں، کل بھی نبھائیں اور نبھاتے چلے جائیں۔ پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں۔ اسیران کی جلد رہائی کے لئے بھی دعا کریں۔ آفت زدہ اور جنگوں میں گھرے ہوئے علاقوں میں رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں۔ کسی بھی لحاظ سے جو احمدی مشکلات میں گرفتار ہیں ان کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان پریشانیوں سے نکالے اور وہ بھی عید کی حقیقی خوشیوں میں شامل ہو سکیں۔

سب دنیا کے احمدیوں کو میں عید مبارک بھی کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں حقیقی خوشیاں دکھاتا چلا جائے۔

[خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی جس میں نہ صرف بیت الفتوح میں حاضر احباب وخواتین بلکہ ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر میں کروڑوں افراد شامل ہوئے۔]

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل، مورخہ 18/ستمبر 2015)

☆......☆......☆

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ایوّب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ (ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے۔ جبکہ اس کا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ والاداب باب صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوھا)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، حیدرآباد

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9ر ستمبر 2015ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ امۃ الحفیظ کیلر صاحبہ (آف ہنسلو نارتھ۔ یوکے) 6ر ستمبر 2015 کو بعارضہ کینسر 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم کیپٹن محمد حسین چیمہ صاحب کی بیٹی تھیں جن کو خلافت ثانیہ کے دور میں حفاظت خاص کی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ اس لحاظ سے آپ کا بچپن قصر خلافت کے کوارٹرز میں گزرا۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والی اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم منظور احمد خان صاحب

(ابن حضرت محمد ظہور احمد خان صاحب پٹیالویؓ، ربوہ)

23ر اگست 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کے بھتیجے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی اور 1943 میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفتر محاسب میں خدمت کا آغاز کیا اور مجموعی طور پر 33 سال تک صدر انجمن احمدیہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے ساتھ ساتھ ذیلی تنظیموں کے کئی عہدوں پر فائز رہے۔ آپ 1976 میں ریٹائر ہوئے اور جرمنی چلے گئے جہاں اعزازی طور پر جماعتی خدمات کا سلسلہ جاری رہا۔ جماعت Lampertheim کے کئی سال صدر جماعت بھی رہے۔ آپ نماز باجماعت کے بہت پابند تھے۔ بیماری کے ایام میں جب کوئی آپ کا حال پوچھتا تو بڑے کرب سے بتاتے کہ میں مسجد جا کر نماز نہیں پڑھ سکتا دعا کرو اس قابل ہو جاؤں۔ نہایت تقویٰ شعار، تہجد گزار، اللہ تعالیٰ پر کامل یقین تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور بزرگان سلسلہ سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کا بہت خیال رکھتے اور اپنے آرام کو قربان کر کے ان کے قیام کا اہتمام کیا کرتے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ آپ مکرم لطیف احمد خان صاحب (سیکرٹری رشتہ ناطہ یوکے) اور مکرم عبد الشکور اسلم صاحب (اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ جرمنی) کے بڑے بھائی تھے۔

(2) مکرمہ امۃ الہادی رشیدہ صاحبہ

(اہلیہ مکرم ماسٹر عبد الرحمن صاحب اتالیق مرحوم، ربوہ)

12ر اگست 2015 کی شب بعمر 85 سال ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے خاوند مکرم ماسٹر عبد الرحمن صاحب اتالیق کو حضرت مصلح موعودؓ کے بچوں کو پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی اور اسی وجہ سے آپؓ نے انہیں اتالیق کے خطاب سے نوازا۔ تہجد گزار اور پنجوقتہ نمازوں کی پابند تھیں۔ خطبات جمعہ بڑے اہتمام سے سنتیں۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں اور تحائف میں سے بھی شرح کے مطابق چندہ ادا کیا کرتی تھیں۔ بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کر چکی تھیں پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم انعام الرحمن صاحب کو بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق ملی اور دوسرے بیٹے مکرم حبیب الرحمن غوری صاحب 2004 سے مرکزی شعبہ وقف نو لندن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ عظمیٰ داؤد صاحبہ

(اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب، رحیم یار خان)

22ر اگست 2015 کو 40 سال کی عمر میں ایک حادثہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ والہانہ عشق کا تعلق تھا۔ چندوں کی پابند اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ کچھ عرصہ قبل جب سیکرٹری تحریک جدید ان کے پاس وعدہ لکھوانے کیلئے آئے تو آپ نے دونوں کانٹے زیور اتار کر انہیں دے دیئے۔ عزیز و اقارب کے علاوہ دوسروں کا بھی خیال رکھتی تھیں۔ بڑی نیک، مخلص، مہمان نواز اور رحم دل خاتون تھیں۔ بچوں کی اچھی تربیت کیلئے ہمہ وقت کوشاں رہتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ سات بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم ایس کے محمد صاحب

(آف پالگھاٹ کیرالہ، انڈیا)

31ر اگست 2015 کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جماعت پالگھاٹ کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ 25 سال تک لگاتار سیکرٹری مال کے عہدے پر خدمت بجالاتے رہے۔ مرکزی نمائندگان اور واقفین زندگی کی ہمیشہ عزت کیا کرتے تھے۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ تبلیغی کاموں میں دلچسپی رکھتے تھے۔ آپ کی تبلیغ سے بہت سی سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم مولوی ایس ایم بشیر الدین صاحب (واقف زندگی) قادیان میں بطور نائب وکیل المال تحریک جدید خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

❁...❁...❁

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11ر ستمبر 2015ء بروز جمعہ نماز عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمد سلیمان طارق صاحب (ابن مکرم چوہدری علم دین صاحب۔ ہیز، یوکے)

9ر ستمبر 2015 کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ قادیان سے ہجرت کر کے جب ربوہ آئے تو مرکز میں بہت سی عمارات بالخصوص تعلیم الاسلام کالج اور قصر خلافت کی تعمیر میں حصہ لیا۔ آپ 1960 کی دہائی میں یوکے آئے۔ انگلستان کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ بہت نیک، دعاگو، ضرورت مندوں کی مدد کرنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ لگاؤ رکھتے تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم نور الدین احمد صاحب

(سابق امیر جماعت چٹاگانگ، بنگلہ دیش)

4ر ستمبر 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ گو کہ آپ واقف زندگی نہیں تھے لیکن آپ نے اپنی تمام زندگی حقیقی معنوں میں جماعت کے کاموں کیلئے وقف رکھی۔ آپ کو جماعتی کاموں کی بہت فکر ہوتی تھی۔ بہت اچھی طبیعت کے مالک، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ بھی تھے۔ آپ کی تبلیغی کوششوں سے کثرت سے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔

(2) مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (آف جرمنی)

17ر اگست 2015 کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم مرزا صدیق بیگ صاحب مرحوم امیر جماعت قصور کی بیٹی تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بہت اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

❁...❁...❁

سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Study Abroad
10 Offices Across India
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
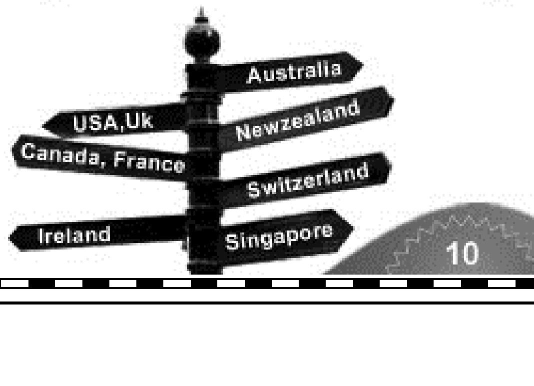

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 49ویں جلسہ سالانہ 2015ء کی مختصر رپورٹ

رشتوں کے بارے میں اسلام لڑکی کی رائے کو اوّلیت اور اہمیت دیتا ہے
وہ ماں باپ جو اس پر عمل نہیں کرتے وہ اپنی بچیوں پر ظلم کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں
اسلام میں عورت کے مقام، اس کی آزادی، بطور بیوی اور ماں اس کے فرائض اور ذمہ داریوں کا بیان

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب)

’’قومی اصلاح انفرادی اصلاح سے وابستہ ہے‘‘ کے موضوع پر اردو میں مکرم محمد طاہر ندیم صاحب اور ’’ہستی باری تعالیٰ عقلی اور سائنسی دلائل کی رو سے‘‘ کے موضوع پر انگریزی میں مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب اور ’’خلفائے احمدیت کے قبولیتِ دعا کے واقعات‘‘ کے موضوع پر اردو میں مکرم عبد الماجد طاہر صاحب کی علمی و معلوماتی تقاریر۔ تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

۞ ’یہ بات میرے لئے باعث فخر ہے کہ جماعت احمدیہ امن اور سلامتی کی تعلیم پھیلاتی ہے‘۔ ۞ ’آپ لوگ محبت اور امن کی تعلیم دیتے ہیں‘۔ ۞ ’آپ کا نعرہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں ایک منفرد نعرہ ہے جو کہ عملی طور پر آپ کے خلیفہ کے وجود میں اور آپ کے کاموں میں نظر آتا ہے‘۔ ۞ ’ہم آج کل بہت نازک وقت سے گزر رہے ہیں اور آج دنیا کو جماعت احمدیہ کی واقعی ضرورت ہے‘۔ ۞ ’آپ کی ہی ایک مسلمان جماعت ہے جو دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ اور امام جماعت احمدیہ کی امن اور سلامتی کی تعلیم اور ظلم اور دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھانا بے مثال ہے‘ ۞ ’اس بات کو دنیا کے سامنے لایا جائے کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے‘

مختلف معزز مہمانوں کے ایڈریسز۔ جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور خدمت انسانیت کے کاموں پر خراج تحسین

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ + فرخ راحیل

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن
ہفتہ 22/اگست 2015ء
(حصہ اوّل)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ نمازِ فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس 10 بجے صبح شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم ڈاکٹر محمد حاتم محمد حلمی الشافعی صاحب صدر جماعت احمدیہ مصر نے کی۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ نے کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر سورۃ الحدید کی آیات 1 تا 5 کی تلاوت کی گئی۔ ان آیات کا اردو ترجمہ مکرم مظفر احمد درّانی صاحب مربی سلسلہ ربوہ نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم مصوّر احمد صاحب آف آسٹریا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

میں سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر اردو زبان میں **مکرم محمد طاہر ندیم صاحب مربی سلسلہ (عربک ڈیسک** یوکے) کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان **’’قومی اصلاح انفرادی اصلاح سے وابستہ ہے‘‘** تھا۔ (مقرر موصوف کی مکمل تقریر الفضل انٹرنیشنل کے گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔)

مکرم محمد طاہر ندیم صاحب

اس اجلاس کی دوسری تقریر انگریزی زبان میں **مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب صدر قضا بورڈ یوکے** کی تھی جس کا موضوع **’’ہستی باری تعالیٰ (عقلی اور سائنسی دلائل کی رو سے)‘‘** تھا۔

مقرر موصوف نے اپنی تقریر کے آغاز میں سورۃ الملک کی پہلی پانچ آیات کی تلاوت کی۔

انہوں نے کہا: آج دنیا میں ہر جگہ لوگوں کی ایک بڑھتی ہوئی تعداد پہلے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں شکوک و شبہات میں پڑتی اور پھر اس کا انکار ہی کر بیٹھتی ہے۔ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسے لوگوں میں ایک تعداد اب مسلمانوں کی بھی شامل ہو چکی ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ گزشتہ زمانوں کا انسان بھی اسی پھندے میں پھنسا ہوا تھا اور تاریخ اس بات کی بھی گواہ ہے کہ بالآخر ان لوگوں کا انجام قابل رحم ہوا۔ آج بھی بہتوں نے (خدا تعالیٰ کے انکار کے) جس رستے کو چُنا ہے، وہ یقیناً انہیں اُسی انجام کی طرف لے جائے گا۔

مکرم ڈاکٹر زاہد خان صاحب

مقرر موصوف نے کہا: پیشتر اس کے کہ مَیں اس موضوع پر تفصیلاً گفتگو کروں، مَیں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات خُوب ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ اس دنیا کے اسرار سے پوری طرح نہ سائنس اور نہ ہی منطق پردہ اٹھا سکتے ہیں۔ نہ اس سے پہلے کبھی ایسا ہوا، اور نہ ہی آئندہ ہوگا۔

آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی زینت بننے والی نہایت خوبصورت منطقی دلیل سے اپنی تقریر کو مزیّن کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ’عدم علم سے عدم شئے لازم نہیں آتا‘۔ ایک سادہ لوح آدمی بھی اس خدا کی ہستی کو سمجھ گیا تھا۔ ایک دفعہ کسی نے اس سے پوچھا کہ خدا کی ہستی کے بارہ میں کوئی دلیل دو تو اس نے کہا کہ: اگر ایک شخص صحراء سے گزرے اور اونٹ کی مینگنیاں دیکھے تو وہ سمجھ جاتا ہے کہ یہاں سے کوئی اونٹ گزرا ہے۔ اور اگر وہ صحراء کی ریت میں کسی انسان کے قدموں کے نشان دیکھے تو وہ یہ استنباط کرتا ہے کہ کسی مسافر کا یہاں سے گزر ہوا ہے۔ پھر کیا زمین و آسمان، سورج اور چاند ستارے اس بات کا ثبوت نہیں دیتے، اور اس امر کی نشاندہی نہیں کرتے کہ ہمارا ایک خالق ہے جس نے یہ سب اشیاء پیدا کی ہیں؟ البتہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرتے ہیں، وہ اس پر اُلٹا یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ اگر اللہ نے واقعی یہ سب کچھ پیدا کیا ہے تو پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب ہم تخلیق کی بات کرتے ہیں تو یہ بات ذہن نشین کرنی چاہئے کہ تخلیق وہ ہوتی ہے جس کا کوئی نقطۂ آغاز ہو اور جس چیز کا آغاز ہو اس کا کوئی خالق بھی ہوتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ سے ہے اور اس لئے اس کا کوئی خالق نہیں۔ لیکن کائنات عالم کا ایک نقطہ آغاز ہے اور اس لئے اس کا ایک خالق بھی ہے۔ یہ کائناتی دلیل کہلاتی ہے، جو اس اصول پر قائم ہے کہ ہر معلول ایک علّت کو چاہتا ہے۔ انسانی

قویٰ محدود ہیں اور اس سے تجاوز نہیں کرتے۔

آپ نے کہا کہ انبیاء کا سخت مشکلات کے باوجود بالآخر فتح سے ہمکنار ہونا اللہ تعالیٰ کے وجود کی عقلی دلیل ہے۔ اور اس سے بھی بڑی دلیل، مستقبل میں ہونے والے واقعات کی قبل از وقت پیشگوئیاں کرنا اور پھر ان کا اسی طرح ظاہر ہونا ہے۔

مقرر موصوف نے اپنی تقریر میں بہت سی قرآنی پیشگوئیوں کو بطور نمونہ پیش کیا۔ اُن پیشگوئیوں کی حقیقت اَب سائنسدانوں پر عیاں ہو رہی ہے۔ مثلاً: وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا۔ اور زمین کو اس کے بعد ہموار بنا دیا۔ (سورۃ النازعات: 31) یہاں پر جو لفظ دَحٰهَا آیا ہے، یہ عربی زبان میں بیض یا انڈے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مجھے حضرت امام جعفر صادقؒ کا وہ جواب یاد آ گیا جو آپ نے ایک دہریہ کے سوال پر دیا تھا۔ دہریہ نے آپ سے پُوچھا کہ کیا تمہارا ربّ کُل کائنات کو ایک انڈے میں بند کر سکتا ہے، بغیر اس کے کہ انڈہ بڑا ہو جائے یا وہ کائنات چھوٹی ہو جائے؟ حضرتِ امام جعفر نے جواباً فرمایا کہ آسمان پر نظر ڈالو اور فلاں پرندے پر اور اُس درخت پر اور ان تمام لوگوں پر بھی جو ہمارے اِردگرد جمع ہیں۔ جب وہ دہریہ سب اشیاء پر نظر ڈال چکا تو آپ نے اسے سمجھایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری چھوٹی سی آنکھ کی پتلی میں ان تمام چیزوں کو سمو سکتا ہے تو کیا وہ اس امر پر قادر نہ ہوگا کہ کُل کائنات کو ایک انڈے میں بند کر دے؟

مکرم زاہد خان صاحب نے کہا کہ ان تمام سائنسی انکشافات پر غور کرتے ہوئے، مجھے ایک مشہور فلاسفر اور سائنسدان Sir Francis Bacon کی ایک بات یاد آ گئی، جنہوں نے کہا تھا کہ سائنس کا سطحی سا علم انسان کو دہریہ بنا دیتا ہے لیکن سائنس کا گہرا مطالعہ اسے مومن بنا دیتا ہے۔

آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو زمانے کے امام کو پہچاننے کی توفیق دے، وہ امام جو ہمیں ہمارے خالق کی طرف دعوت دے رہا ہے۔ اللہ کرے کہ انسان کی آنکھوں سے پردے ہٹیں تا کہ وہ خلافت کی شمع کو دیکھ سکے جسے ہم محبّت کے ساتھ تھامے ہوئے ہیں۔ وہ خلافت جو دن رات اس امر کے لئے بے چینی کے ساتھ کوشاں ہے کہ انسانیت ہدایت حاصل کرے اور نجات پا جائے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

....

اس کے بعد مکرم حفیظ احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ یوکے نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ منظوم کلام ؎

''طُور پہ جلوہ کُناں ہے وہ ذرا دیکھو تو''

میں سے چند اشعار ترنم سے پڑھے۔

اِس اجلاس کی تیسری تقریر اردو میں تھی جو مکرم **عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے خلفائے احمدیت کے قبولیت دعا کے واقعات کے** موضوع پر کی۔

مقرر موصوف نے اپنی تقریر کے آغاز میں سورۃ البقرۃ کی آیت 187 کی تلاوت کی اور دعا اور اس کی قبولیت

مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

کا فلسفہ بیان کیا۔ آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو دعاؤں کی قبولیت کا وسیلہ قرار دیتے ہوئے حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات بیان فرمائے۔

آپ نے خلفائے احمدیت کے قبولیت دعا کے متعدد واقعات سنائے۔ مثلاً: حضرت حاکم دینؓ صاحب کی بیٹی کی پیدائش کا واقعہ، حضرت خلیفہ اولؓ کی دعا کی بدولت بارش کا رُک جانا، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا سے بینن میں چند منٹ میں بارش اور بادل کا غائب ہو جانا، کینیڈا میں کیلگری میں مسجد کے سنگِ بنیاد رکھنے کے وقت بارش اور طوفانی ہواؤں کا تھم جانا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی دعا سے حضرت میاں ناصر احمد صاحبؒ اور حضرت مرزا شریفؓ احمد صاحب کی قید سے رہائی، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی دعاؤں سے ساہیوال کے اسیران کی رہائی وغیرہ۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ایک ارشاد بھی بیان کیا کہ: تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا ہے اور تمہاری محبت رکھنے والا اور تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا اور تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے ...... تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: اگر مردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے، اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے، سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ (اس تقریر کا متن انشاء اللہ آئندہ کسی شمارہ میں شائع کیا جائے گا)

....

اس کے بعد مکرم طاہر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ منظوم کلام ؎

''میں تیرا در چھوڑ کر جاؤں کہاں''

میں سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ مردانہ جلسہ گاہ میں پڑھی جانے والی اس نظم کے ساتھ ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ مستورات میں رونق افروز ہوئے۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ مستورات میں آمد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 12 بجکر 5 منٹ پر جلسہ گاہ برائے خواتین میں تشریف لے گئے۔ مستورات نے نعروں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ کرسئ صدارت پر تشریف لانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب کو 'السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کا تحفہ پیش کیا۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حسب روایت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے جاتے ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت معیت میں اجلاس کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس اجلاس میں حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ موجود ہوتی ہیں۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ قرّۃ العین طاہر صاحبہ نے سورۃ الحشر کی آیات 19 تا 25 کی تلاوت کی اور ساتھ ہی ان آیات کریمہ کا اردو ترجمہ تفسیر صغیر سے پیش کیا۔

اس کے بعد محترمہ رمشا حسن صاحبہ نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے منظوم کلام ؎

مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے
پیارے مرے حبیب مرے دلربا مرے

میں سے چند اشعار پیش کئے۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم اسناد و میڈلز

بعد ازاں سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے رپورٹ پیش کی اور پھر تعلیمی میدان میں مختلف اعزاز پانے والی طالبات کے اسماء باری باری پکارے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اپنے دستِ مبارک سے اسناد عطا فرمائیں جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔ ناظم صاحب رپورٹنگ نظامت جلسہ گاہ کے مطابق جن طالبات نے اسناد اور میڈلز حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

GCSE میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات: مکرمہ عاتقہ حفیظ، مکرمہ نور الایمان بٹر، مکرمہ ندرت احمد، مکرمہ عدیلہ احمد، مکرمہ امۃ المصوّر ظفری، مکرمہ عماریہ سمن امین، مکرمہ عائشہ احمد، مکرمہ ادیبہ محمود، مکرمہ ناعمہ ہما خان، مکرمہ مقدس نواز، مکرمہ فائزہ چیمہ، مکرمہ ایمان انصار، مکرمہ شانزہ خان، مکرمہ طوبیٰ کھوکھر، مکرمہ مشعل ناصر۔

A-Levels میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات: مکرمہ ہاجرہ افتخار، مکرمہ عروسہ ملک، مکرمہ ماریہ احمد، مکرمہ سدرہ عبد، مکرمہ سمیرہ عنبر، مکرمہ باسمہ اکرام، مکرمہ طوبۃ الاعجاز احمد، مکرمہ نائلہ تسنیم۔

مختلف ڈگریز میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات: مکرمہ ملیحہ منصور، مکرمہ آمنہ کلیم سیّد، مکرمہ سارہ سیّد، مکرمہ وردہ گل احمد، مکرمہ نادیہ Bouragba، مکرمہ ڈاکٹر عائشہ ملک، مکرمہ رابعہ احمد، مکرمہ نوشابہ بتول، مکرمہ عطیۃ الرّحمٰن Luo Xuan۔

مختلف ملکوں میں مختلف ڈگریز میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات: مکرمہ جویریہ ابدال، مکرمہ کومل فاطمہ، مکرمہ نصرت جہاں چوہدری، مکرمہ نورین رحمان، مکرمہ فوزیہ Koray، مکرمہ مدیحہ عبید، مکرمہ رابعہ منصور، مکرمہ شہلا تالپور، مکرمہ ماریہ خان۔

....

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس کے بعد 12 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات سے خطاب فرمایا:

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آج کل فی زمانہ کسی بھی معاشرے یا ملک میں عورتوں کی عددی لحاظ سے بڑی اہمیت ہے۔ بے شک عورت نے پڑھ لکھ کر اور معاشرے میں اپنے حقوق کی آواز اٹھا کر اپنے طرفدار پیدا کر کے جن میں انسانی حقوق کی تنظیمیں بھی شامل ہیں، اپنا مقام حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن پھر بھی ان سے امتیازی سلوک ترقی یافتہ ممالک میں ہوتا ہے، معاشرے میں عورت کو عام ملازمت کی صورت میں مردوں سے کم معاوضہ ملتا ہے۔ گھروں میں خاوندوں کی سختیوں اور مار پیٹ کا بھی یہاں کی عورت نشانہ بن رہی ہے۔ 60 سے 65 فیصد تک گھر خراب ہوتے اور رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔ پس عورت کی اہمیت آج کل کے حکومتی نظاموں میں مجبوری کی وجہ سے تو ہے لیکن اس کی حقیقی قدر کی وجہ سے نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کی قدر اور مقام قائم فرمایا ہے وہ اس کی تعداد کی زیادتی، کسی دنیاوی حیثیت یا حسن کی وجہ سے قائم نہیں فرمایا بلکہ اس کی ذمہ داریوں اور اس کی قربانیوں کی وجہ سے یہ مقام قائم فرمایا۔ حضور انور نے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ کا ذکر فرمایا جو عورتوں کی نمائندگی کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آئیں اور محض اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی سوچ رکھتے ہوئے بے دھڑک ہو کر کچھ سوال کرتے ہوئے

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

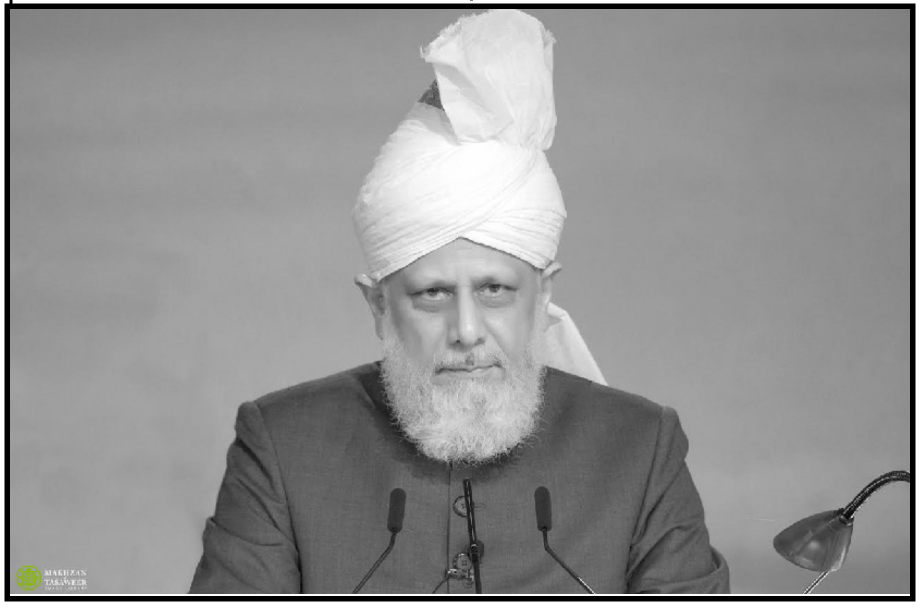
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوران خطاب فرماتے ہوئے

کہتی ہے اے اللہ کے رسولؐ مردوں کو تو بے شمار ایسے مواقع ملتے ہیں جب ان کی بظاہر ہم پر فضیلت لگ رہی ہوتی ہے۔ وہ بعض جگہوں پر بعض کام کر کے ہمارے سے آگے نکل رہے ہوتے ہیں جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں۔ پھر اس عورت نے بعض کام گنوائے اور پھر کہتی ہیں کہ جب آپ میں سے کوئی حج، عمرے یا جہاد کے لئے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کے اموال اور آپ کی اولاد کی حفاظت کرتی ہیں، ان کے کپڑے بنتی اور ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھتی ہیں۔ پس کیا ہمارا یہ گھروں کی حفاظت کرنا، بچوں کی تربیت کرنا ہمیں ان نیکیاں کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں جتنے ثواب کا مستحق بناتی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اے عورت! اچھی طرح سمجھ لو اور جن کی تو نمائندگی کرنے کے لئے آئی ہے ان کو جا کر بتا دے کہ خاوند کے گھر کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے والی اور اولاد کی تربیت کرنے والی عورت کو وہی ثواب ملے گا جو اس کے خاوند کو دوسری نیکیاں بجالانے اور جہاد کرنے سے ملتا ہے۔ پس یہ ہے وہ مقام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو دلوایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عورت کے حقوق کی اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے روشنی ڈالی۔

حضور انور نے فرمایا کہ عورت کے مقام اور اہمیت کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی اس کو بلندیوں پر پہنچاتا ہے جب ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے، اس شخص کے مسلسل تین بار پوچھنے پر فرمایا کہ تیری ماں، چوتھی دفعہ پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ تیرا باپ اور اس طرح قربت کے لحاظ سے باقی رشتہ دار۔

حضور انور نے عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس معاشرے میں رہتے ہوئے دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے، پیسے کمانے کے لئے صبح سے شام تک گھر سے باہر رہ کر کام کر کے اور شام کو گھر آ کر پھر بچوں کو توجہ نہ دے کر انہیں ہلاکت میں نہ ڈالیں بلکہ ان کی تربیت اور تعلیم کی طرف بھرپور توجہ دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس مغربی معاشرے میں جہاں رشتے ٹوٹتے ہیں اور بہت سے بچے Single Parents کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ان میں سے بہت سے نفسیاتی الجھنوں کا شکار ہو جاتے ہیں، تعلیم میں کمزور ہو جاتے ہیں، نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے بری صحبت میں چلے جاتے ہیں، نشہ اور دوسری برائیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پس میاں بیوی کو آپس کی رنجشوں کو بچوں کی پیدائش کے بعد بچوں کی خاطر قربانی کرتے ہوئے ختم کرنا چاہئے ورنہ بچوں کے بگڑنے کا بہت زیادہ امکان ہے۔ فرمایا کہ مردوں کو بھی ہوش کے ناخن لینے چاہئیں، اپنی خواہشات کے پجاری نہ بنیں، اپنی نسلوں کو برباد ہونے سے بچائیں اور دونوں میاں بیوی اپنے دلوں میں تقویٰ پیدا کریں۔ حضور انور نے احمدی لڑکیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دیندار لڑکیوں سے رشتہ کریں۔ اور لڑکیوں کو بھی زیادہ سے زیادہ کوشش اور دعا کرنی چاہئے کہ وہ دیندار بنیں اور خود اپنے نیک نصیب ہونے کے لئے بھی دعائیں کریں۔ جماعت میں احمدی بچیوں کے رشتوں کے بہت سے مسائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ مسائل حل فرمائے اور پریشانیاں دور فرمائے۔ میں تو باقاعدگی سے ان کے لئے دعا کرتا ہوں، ہر احمدی کو بھی کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ رشتوں کے بارے میں اسلام لڑکی کی رائے کو اوّلیت اور اہمیت دیتا ہے اور وہ ماں باپ جو اس پر عمل نہیں کرتے وہ اپنی بچیوں پر ظلم کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کی نافرمانی اور خلاف ورزی ہو رہی ہو جہاں اللہ تعالیٰ نے رشتوں سے منع فرمایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ احسان فرمایا ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے جنہوں نے ہر موقع پر ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ آپ نے واضح فرمایا کہ اسلام کے ہر ہر حکم میں حکمت ہوتی ہے اور عورت کے بارے میں اگر بعض احکامات ہیں تو وہ عورت کی اہمیت اور عزت اور وقار قائم کرنے کے لئے ہیں اس لئے اسے خوش دلی سے تسلیم کرنا چاہئے۔ فرمایا کہ بعض دفعہ لجنہ کی رپورٹس میں ذکر ہوتا ہے کہ آجکل پردے پر ہر وقت زور دیا جاتا ہے اور بعض لڑکیوں اور لڑکوں کی طرف سے سوال اٹھتے ہیں کہ ہم پردہ پردہ سنتے تنگ آ گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پردہ کیا ہے۔ یہ حیا کو قائم کرنا ہے، اگر پردہ کر کے بے حیائی قائم رہتی ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں اور حیا جسم کو ڈھانپنے میں ہی ہے، عورت کی زینت اور خوبصورتی اس کا پردہ ہی ہے جس کا ہر احمدی عورت سے اظہار ہونا چاہئے۔ اور یہ قرآنی حکم ہے۔ پردے کا حکم بھی عورت کی عزت، حفاظت اور اس کی اہمیت کے پیش نظر ہے۔ (خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے کسی آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر 33 منٹ پر دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ بعد ازاں ناصرات و لجنہ نے مختلف زبانوں میں نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

....

جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ UK کے تیسرے اجلاس کا آغاز تین بج کر پانچ منٹ پر ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہؤا۔ مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ نے سورۃ النصر کی تلاوت کرنے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں درج ذیل معزز مہمانوں نے تقاریر کیں:

1۔ Tim Farron MP جو کہ Leader of the Liberal Democrats ہیں۔ انہوں نے اپنا پیغام بطور Video message کے بھیجا۔ آپ نے اپنے پیغام میں کہا کہ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جس پر ہمیں بہت فخر ہے کیونکہ وہ بھی وہی خیالات رکھتی ہے جو کہ ہم رکھتے ہیں، کیونکہ ہمارا موقف بھی یہی ہے کہ ہر شخص کو مذہبی آزادی ہونی چاہئے اور آپ لوگ بھی یہی تعلیم دیتے ہیں۔

2۔ Pat Frost جو کہ Farnham Town Council کی Mayor ہیں نے جلسہ سالانہ کی دعوت کا شکریہ ادا کیا، اور کہا کہ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں تیسری دفعہ جلسہ میں شامل ہو رہی ہوں۔ میں نے ہر جلسہ سے بہت کچھ سیکھا۔ اور جلسہ میں مجھے جو سب سے اچھی چیز لگتی ہے وہ آپ کا نعرہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' ہے۔ آپ لوگ انسانیت کی مدد کرتے ہیں۔

3۔ Councillor Pam Jones جو کہ Mayor of Alton ہیں نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ Mayor بننے سے پہلے میں ایک سکول میں استاد تھی اور یہ بات قابلِ ستائش ہے کہ آپ اپنے بچوں کی تعلیم اور تربیت کی طرف خاص توجّہ دیتے ہیں۔ اور آپ کی نوجوانوں کی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ بھی مسلسل ترقی کرتی جا رہی ہے۔ یہ تنظیم انسانیت کی ہر لحاظ سے مدد کرتی ہے اور یہ نوجوان آپ کے اچھے کام کو آگے سے آگے لے کر جائیں گے۔

4۔ Mayor of Rushmoor، Councillor Martin Tennant نے اپنے ایڈریس میں جماعت کے لئے نیک تمنّاؤں کا اظہار کیا۔

5۔ Councillor Nisar Malik جو کہ London Borough of Hounslow کے Mayor ہیں نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ یہ بات میرے لئے باعث فخر ہے کہ جماعت احمدیہ امن اور سلامتی کی تعلیم پھیلاتی ہے اور ان لوگوں کی مدد کرتی ہے جو خود اپنی مدد نہیں کر سکتے۔

6۔ Ho Yoshio Iwamur نے جو کہ جاپان میں President of the Kobe Biblical Theological Seminary ہیں، اپنے ایڈریس میں کہا کہ یہ اجتماع نہایت ہی خوبصورت اور دلچسپ اور علم میں اضافہ کرنے والا ہے اور میں نے یہاں ایک بین الاقوامی ماحول کو محسوس کیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ یہ ایک بڑا سا خاندان ہے جس میں ہر ملک اور رنگ و نسل کے لوگ شامل ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ چار سال قبل جو Tsunami آیا تھا اس میں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے غیر معمولی طور پر خدمات کیں اور میرا تعارف بھی جماعت سے اسی دوران ہوا۔

7۔ Al-Haj Murhi Gbade-Basari نے جو کہ Chairman of MI TV in Nigeria ہیں، اپنے ایڈریس میں کہا کہ میرا یہاں کھڑے ہونے کا مقصد یہ نہیں کہ میں کوئی تقریر کروں میں صرف منتظمین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور یہ کہ نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے سو سال ہو گئے ہیں اور میرے یہاں آنے کا مقصد یہ ہے کہ میں بھی وہ امن کا پیغام پھیلاؤں جو آپ لوگ دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔

8۔ Jacques Bertholle نے جو کہ Church in French Guiana سے تعلق رکھتے ہیں اپنے ایڈریس میں کہا کہ میرے لئے بڑے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

اعزاز کی بات ہے کہ میں جلسہ سالانہ میں شریک ہؤا ہوں۔ میں آپ سب کے سامنے French Guiana میں جماعت احمدیہ کی خدمات کی گواہی دیتا ہوں کہ بہت ہی کم عرصہ میں جماعت نے وہاں بہت کامیابی حاصل کرلی ہے۔ آپ لوگ محبت اور امن کی تعلیم دیتے ہیں۔

9۔ Jacques Bertholle جو کہ Ex Mayor of Malam, Micronesia ہیں اور حال ہی میں احمدی مسلمان ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ ان کیلئے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ وہ جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کا نیا ممبر ہونے کی حیثیت سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے جماعت کو بہت مدد کرنے والی جماعت پایا ہے اور جماعت امن اور سلامتی کی تعلیم دیتی ہے اور ہمیشہ ظلم وستم کے خلاف آواز اٹھاتی ہے۔

10۔ Mr Pandek Drazen نے جو کہ کروشیا کے ممبر آف پارلیمنٹ ہیں، کہا کہ میرے لئے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میں جلسہ سالانہ میں شریک ہوا ہوں۔ آپ کا نعرہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں ایک منفرد نعرہ ہے جو کہ عملی طور پر آپ کے خلیفہ کے وجود میں اور آپ کے کاموں میں نظر آتا ہے۔

11۔ Hon Patrick Faber نے جو کہ Minister of Education in Belize ہیں، اپنے ایڈریس میں کہا کہ سب سے پہلے تو میں آپ سب کو بلیز (Belize) کی طرف سے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ جب میں نے آپ کی تعلیمات پر غور کیا تو میں نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونا اپنے لئے ایک بڑا اعزاز سمجھا اور آپ کا دعوت نامہ قبول کیا۔ میں حضور اور جماعت کا بلیز کے لوگوں اور حکومت کی طرف سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ سب دنیا میں امن اور سلامتی پھیلانے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں اور آپ کی امن اور سلامتی کی تعلیم ہمارے لئے بھی بلیز میں بہت ہی اہمیت کی حامل ہے۔

12۔ Mr Gerry Sklavounos نے جو کہ Minister from Quebec, Canada ہیں اپنے ایڈریس میں کہا کہ میں ادھر ایک دوست اور بھائی کی حیثیت سے آیا ہوں۔ میں جماعت کو ایک عرصہ سے جانتا ہوں اور میں کینیڈا میں بہت سے جلسوں میں شامل ہو چکا ہوں۔ مجھے حضور کے ساتھ ملاقات کا بھی شرف حاصل ہوا۔ آپ کے کاموں کا عملی نمونہ Humanity First کے ذریعہ دنیا کے سامنے آرہا ہے جس کے تحت آپ سب کی مدد کرتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ کسی کا کیا رنگ یا کیا نسل ہے۔ ہم آج کل بہت نازک وقت سے گزر رہے ہیں اور آج دنیا کو جماعت احمدیہ کی واقعی ضرورت ہے۔ آج میں حضور کو Quebec کی حکومت کی طرف سے آپ کی امن عالم کیلئے مسلسل جدوجہد کے پیش نظر ایک اعزازی Medal بھی پیش کروں گا۔

13۔ ویلش اسمبلی کے ممبر Mohammed Asghar نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ قائداعظم نے تین اصول بیان کیے تھے اتحاد، یقین محکم اور نظم و ضبط اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف آپ لوگ ہی ہیں جنہوں نے یہ تین اصول مکمل طور پر اپنا لئے ہیں۔ اور محض آپ لوگ ہی ہیں جو کہ اسلام کی اصل تعلیم کی تبلیغ کررہے ہیں اور اس بات کو بھی اپنے عمل سے یقینی بنارہے ہیں کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔ جو کام آپ لوگ کررہے ہیں وہ مثالی ہے جیسا کہ غریبوں کی مدد کرنا۔

14۔ یوکے سے Seema Malhotra MP نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ میں اس جلسہ میں دو سال قبل بھی شامل ہوئی تھی۔ آپ لوگوں کی امن اور سلامتی کے پیغام کو پھیلانے کی کوشش سال بہ سال ترقی کی طرف گامزن ہے۔ مجھے آپ کی Peace Conferences اور Parliaments کے پروگراموں میں شامل ہونے کا موقع ملا اور آپ کی وفاداری، آزادی اور امن کی تعلیم عملی رنگ میں نظر آتی ہے۔ آپ کا نعرہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' ایک منفرد نعرہ ہے جس کی ہم حمایت کرتے ہیں۔ اور ہم بھی ایک ایسا یوکے بنانا چاہتے ہیں جس میں برابری ہو اور رواداری قائم ہو۔ آپ کا انسانیت کی خدمت کا کام قابلِ تحسین ہے۔ ہر سال آپ ہزاروں پاؤنڈز اکٹھے کر کے غریبوں کو دیتے ہیں۔ آپ کے کاموں کا عملی نمونہ Humanity First کے ذریعہ دنیا کے سامنے آرہا ہے۔

15۔ James Berry نے جو کہ Member of Parliament for Kingston and Surbiton ہیں، اپنے ایڈریس میں کہا کہ آپ کی ہی ایک مسلمان جماعت ہے جو دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ امام جماعت احمدیہ کی امن اور سلامتی کی تعلیم اور ظلم اور دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھانا بے مثال ہے۔ اور آپ کا اپنے بچوں کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کرنا ایک بہت قابلِ رشک امر ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اُن خدمات پر آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو کہ آپ مسلسل Humanity First کے ذریعہ سے ہزاروں پاونڈز اکٹھے کرکے یوکے کی خیراتی تنظیموں کو دیتے ہیں۔ اور اس بات پر بھی آپ کا شکریہ کہ آپ حب الوطنی، سلامتی اور آزادی کا بہترین نمونہ قائم کیے ہوئے ہیں اور یہ سب کچھ آپ کے نعرہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' میں شامل ہے۔

16۔ سیرالیون کے وائس پریذیڈنٹ ہز ایکسی لینسی Victor Foh نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ جماعت احمدیہ کا مقصدِ عظیم یہ ہے کہ دنیا کے تمام لوگوں کو امن اور سلامتی کے جھنڈے تلے اکٹھا کیا جائے اور یہ وہ قرآنی تعلیم ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو دی اور اب حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ دوبارہ اُجاگر کی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ کی خدمات میرے ملک میں اَن گنت ہیں۔ اس میں بے شمار سکول، ہسپتال، مساجد کا کھولنا شامل ہے اور انہیں سکولوں میں سے ایک سکول میں مَیں نے تعلیم حاصل کی۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ Ebola کی بیماری کو ختم کرنے میں جماعت احمدیہ نے بہت عمدہ کردار ادا کیا۔ اور حضور سے اس سلسلہ میں دعا کی بھی گزارش ہے۔ یہ محض اسلام احمدیت کی ہی بدولت ہے کہ میرے ملک میں عیسائی اور مسلمان آپس میں خوشی سے رہتے ہیں۔

17۔ King Osei Tutu II جو کہ King of Ashante, Ghana ہیں اپنے روائتی لباس اور انداز میں اسٹیج پر تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ سب سے پہلے تو دعوت نامہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پھر بتایا کہ میرے ساتھ آنے والا سارا وفد جماعت کے سکولوں سے تعلیم یافتہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے تعلیمی اداروں سے ہزاروں نے تعلیم حاصل کی اور صرف یہ نہیں بلکہ امام جماعت احمدیہ سے ہزارہا لوگ روحانی تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب مرحوم سابق امیر و مشنری انچارج گھانا کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے کہا کہ آپ ایک نہایت ہی قابل شخصیت تھے۔ انتہائی نیک اور صالح اور بہت سی خوبیوں کے مالک جن سے نہ صرف جماعت احمدیہ نے فائدہ اٹھایا بلکہ حکومت نے بھی اور پورے ملک نے بھی۔ میرے اس جلسہ میں شامل ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ ان جلسوں سے جماعت کے احباب کے دینی علم میں اضافہ ہو اور بھائی چارے کا ایک ماحول قائم ہو جس میں لوگ ایک دوسرے کی پہچان حاصل کریں نیز اپنی روحانیت میں ترقی کریں۔ نیز اس بات کو دنیا کے سامنے لایا جائے کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے۔ میرے خیال میں مذہبی رہنماؤں پر یہ واجب ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کی تربیت کریں کیونکہ امن کا کام صرف حکومت کا نہیں ہے بلکہ ہم سب کا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 18/ستمبر 2015)

☆......☆......☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

''شہادت کا ابتدائی درجہ خدا کی راہ میں استقلال اور ثابت قدمی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 423)

طالبِ دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلام الامام

''اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دُنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 473)

طالبِ دُعا: حفیظ احمد الہ دین، منیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

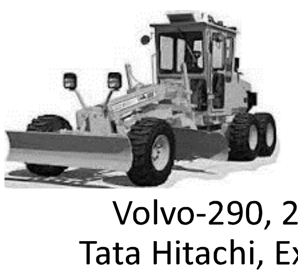

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7631: میں رابعہ نعیم زوجہ مکرم احمدی وجاہت احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن گلستانِ نور، آنند نگر ضلع عثمان آباد صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11 ؍اگست 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 10 تولہ 6 گرام (22 کیرٹ)، زیور نقرئی: 2.5 تولہ، حق مہر: -/51000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: احمدی وجاہت احمد الامۃ: رابعہ نعیم گواہ: طارق احمد

مسل نمبر 7632: میں ثمینہ مطاہرہ زوجہ مکرم سید منور الدین احمد ظہیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن F-3/3 سیکٹر 3، سی.بی.ڈی بیلا پور ضلع تھانے، نوی ممبئی صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22 ؍اگست 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/15,000 روپے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 3 تولہ (22 کیرٹ)، زیور نقرئی: 3 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید منور الدین احمد ظہیر الامۃ: ثمینہ مطاہرہ گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7633: میں طیبہ بتول زوجہ مکرم طارق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن گلستانِ نور، آنند نگر ضلع عثمان آباد صوبہ مہاراشٹرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11 ؍اگست 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 14 تولہ (22 کیرٹ)، زیور نقرئی: 5 تولہ، حق مہر: -/1,00,000 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: طارق احمد الامۃ: طیبہ بتول گواہ: عبد الرحیم

مسل نمبر 7634: میں عثمان احمد ولد مکرم غلام احمد اسماعیل صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: سرائے طاہر (جامعہ احمدیہ) مستقل پتہ: ائیوکری، پتاپریم، ضلع ملاپرم، صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21 ؍اگست 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: صادق رہبر العبد: عثمان احمد گواہ: کے.اے.طاہر احمد

مسل نمبر 7635: میں فوزیہ یونس زوجہ مکرم محمد یونس ملک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: کھجن باسا ڈاکخانہ سدھواں، نور پور ضلع کانگڑہ صوبہ ہماچل پردیش، مستقل پتہ: آسنور، تحصیل دمحال ہانجی پورہ، کولگام، جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26 ؍اگست 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کان کی بالی ایک جوڑی 5 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: قاری نواب احمد الامۃ: فوزیہ یونس گواہ: ظفر اقبال

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

بقیہ خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب از صفحہ 2

بڑے وسیع انتظام کے لئے اتنا زیادہ خرچ کرنا بے فائدہ ہے۔

سوال حضور انور نے شاملین جلسہ کو انتظامی لحاظ سے کیا نصائح فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نیز انتظامی لحاظ سے بھی چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انتظامیہ سے مکمل تعاون کریں۔ انتظامیہ جہاں آپ کی خدمت کے لئے ہے وہاں آپ کے فائدے کے لئے ہے اور اگر تعاون ہوگا تو صحیح انتظام چلیں گے۔ چاہے وہ مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی، بچوں والی ماؤں کے لئے بھی جلسہ گاہ میں بیٹھنے کی ہدایات ہیں یا کھانا کھانے کی مارکیوں میں کھانے کے اوقات میں جانے اور ایک نظام کے تحت کھانا کھانے کی ہدایات ہیں، ان پر عمل کریں۔

سوال حضور انور نے کھانا کھلانے کی انتظامیہ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کھانا کھلانے کی انتظامیہ جو ہے ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ بعض لوگوں کو اپنی بیماری کی وجہ سے یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے، بعض دفعہ دیر سے آنے کی وجہ سے اور بعض بچوں والی عورتوں کو کسی وجہ سے کھانے کے اوقات کے علاوہ بھی کھانے کی ضرورت پڑ جاتی ہے یا مارکی میں جانا پڑتا ہے اس لئے وہاں کچھ نہ کچھ انتظام ہر وقت بھی رہنا چاہئے کیونکہ بازار تو پھر بند ہوتے ہیں۔

سوال حضور انور نے ٹریفک اور سیکورٹی کے سلسلہ میں کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ٹریفک کی انتظامیہ سے بھی بھرپور تعاون کریں۔ ٹریفک کی وجہ سے بہت دفعہ پروگرام لیٹ ہو جاتے ہیں۔ جہاں پارکنگ کے لئے کہا جائے وہاں اپنی گاڑیاں کھڑی کریں۔ سکیننگ (scanning) کی صورت زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اگر وقت پر کوئی دقّت بھی ہو تو برداشت کریں اور وہاں بھی گیٹوں میں داخل ہونے سے پہلے انتظامیہ سے بھرپور تعاون کریں۔ یہ سیکیورٹی کے لئے بھی ضروری ہے اور آپ کی آسانی کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس طرح تعاون کی وجہ سے پھر جلدی سے جلدی گزر سکیں گے۔ اسی طرح سیکیورٹی کے عمومی انتظام سے بھی بھرپور تعاون کریں اور خود بھی ہوشیاری سے ہر ایک کو، ہر احمدی کو اپنے دائیں بائیں نظر رکھنی چاہئے۔ یہ بھی ہمارا سیکیورٹی کا بہت بڑا انتظام ہے۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن مرحومین کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے نماز جنازہ کا اعلان فرمایا؟

جواب حضور انور نے درج ذیل مرحومین کا ذکر خیر فرمایا:

1۔ مکرم اکرام اللہ صاحب شہید جن کو مخالفین نے مورخہ 19 ؍اگست 2015 کو بعد نماز مغرب ان کے میڈیکل اسٹور پر آکر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔

2۔ مکرم و محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے۔ آپ کی وفات 14 ؍اگست 2015 کو ہوئی۔

☆......☆......☆

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256, 9086224927

EDITOR
MANSOORAHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 1 October 2015 Issue No. 40

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

جب انسان مستقل مزاج ہوکر لگا رہتا ہے تو آخر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کردیتا ہے جس کے لئے اس کے دل میں تڑپ اور بیقراری ہوتی ہے یعنی عبادت کے لئے ایک ذوق وشوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے

ہر وقت اللہ تعالیٰ کے فضل کے لئے دعا کرتے رہو اور اس کی استعانت چاہو اس سے مدد مانگو کہ صراط مستقیم پر تمہیں قائم رکھے جو شخص خدا تعالیٰ سے بے نیاز ہوتا ہے وہ شیطان ہوجاتا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 25 ستمبر 2015ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ عبادت میں شوق کس طرح پیدا ہو۔ ہم کوشش کرتے ہیں تب بھی یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ تو یاد رکھنا چاہئے کہ بندے کا کام یہ ہے کہ مستقل مزاجی سے کوشش کرتا رہے۔ اس ایمان پر قائم ہو کہ جو کچھ ملنا ہے خدا تعالیٰ سے ہی ملنا ہے۔ تب ہی وہ کیفیت پیدا ہوسکتی ہے جو خدا تعالیٰ کے قریب کرتی ہے اور پھر عبادت کے شوق کو بڑھاتی ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی نے پوچھا کہ عبادت میں شوق کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اعمال صالحہ اور عبادت میں ذوق وشوق اپنی طرف سے نہیں ہوسکتا۔ خود انسان کہے کہ میرے اندر پیدا ہوجائے میں خود اپنی کوشش سے پیدا کرلوں، یہ نہیں ہوسکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے۔ تھک کے بیٹھ نہ جائے بلکہ مستقل دعائیں کرتا رہے اور ان دعاؤں میں تھک نہ جائے۔ جب انسان اس طرح پر مستقل مزاج ہوکر لگا رہتا ہے تو آخر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کردیتا ہے جس کے لئے اس کے دل میں تڑپ اور بیقراری ہوتی ہے یعنی عبادت کے لئے ایک ذوق وشوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے۔ عبادت کی ایک مٹھاس اسے حاصل ہونی شروع ہوجاتی ہے ایک مزہ آنے لگ جاتا ہے۔ فرمایا کہ لیکن اگر کوئی شخص مجاہدہ اور سعی نہ کرے اور وہ یہ سمجھ لے کہ پھونک مار کر کوئی مجھے ولی کردے گا اللہ تعالیٰ کے قریب ہوجائے گا یا عبادت کا شوق پیدا ہوجائے گا یا کسی کے قریب چلا جائے تو وہ انسان اسے پھونک مار کر عابد بنادے گا یہ نہیں ہوسکتا۔ فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ اور سنت نہیں ہے۔ فرمایا کہ اس طریق پر جو اللہ تعالیٰ کو آزماتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے ہنسی کرتا ہے اور مارا جاتا ہے۔ فرمایا کہ خوب یاد رکھو کہ دل اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کا فضل نہ ہو تو دوسرے دن جا کر عیسائی ہوجاوے اسلام سے ہٹ جائے یا کسی اور بے دینی میں مبتلا ہوجاوے دین سے دور چلا جائے۔ اس لئے ہر وقت اس کے فضل کے لئے دعا کرتے رہو اور اس کی استعانت چاہو اس سے مدد مانگو کہ صراط مستقیم پر تمہیں قائم رکھے۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے بے نیاز ہوتا ہے وہ شیطان ہوجاتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہوئے اللہ تعالیٰ کو چھوڑا اللہ تعالیٰ کو بھولے وہیں سے شیطان نے حملہ کیا اور شیطان ہوگئے۔ فرمایا کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے تاکہ وہ زہر اور جوش پیدا نہ ہو جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔

پس مستقل مزاجی شرط ہے اور یہ ایمان کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ جب سب راستے بند کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف انسان جھکے تبھی وہ کیفیت پیدا ہوتی ہے جو عبادت کا شوق بھی دلاتی ہے۔ مستقل اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا پڑتا ہے۔ مستقل اس سے مدد مانگنی پڑتی ہے۔ شیطان کیونکہ ہر وقت حملے کے لئے تیار ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ ذوق وشوق پیدا کرنے کے لئے استغفار کرنا بھی ضروری ہے۔ شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے استغفار کرنا بہت ضروری ہے۔ استغفار کر کے جب شیطان کو اپنے سے دور بھگائے گا انسان تو پھر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لئے تڑپ کر دعا بھی کرے گا۔ استغفار بھی تڑپ کر ہو رہی ہوگی اور مزید ترقی کرنے کے لئے اس کے قرب کے راستے تلاش کرنے کی دعا بھی ہو رہی ہوگی۔ جب ایسی حالت انسان کی ہو جائے یہ کیفیت طاری ہوجائے پھر خدا تعالیٰ اپنا فضل فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح عبد بننے اور نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور مستقل مزاجی سے اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

مضمون نگار حضرات متوجہ ہوں!

اخبار بدر میں اشاعت کی غرض سے مضامین بھیجنے والے احباب سے مؤدبانہ التماس ہے کہ:

1۔ پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کے احباب اپنے مضامین نیشنل صدر/امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ وکالت تعمیل وتنفیذ لندن برائے بھارت، نیپال، بھوٹان کے توسط سے بھجوائیں۔

2۔ پاکستان کے احباب اپنے مضامین مکرم ناظر صاحب خدمت درویشان کی سفارش کے ساتھ وکالت تعمیل وتنفیذ لندن برائے بھارت نیپال بھوٹان کے توسط سے بھجوائیں۔ تمام بیرون ممالک کے نیشنل صدر/امیر جماعت کے پاس وکالت تعمیل وتنفیذ لندن کی ای میل آئی ڈی موجود ہے۔

وکالت تعمیل وتنفیذ لندن کے توسط سے آنے والے مضامین ہی اخبار بدر میں شائع کئے جاسکیں گے۔

نوٹ: مندرجہ بالا ہدایات صرف بیرونی ممالک کے لئے ہیں۔ اندرون ملک سے مضامین بھجوانے والے احباب صدر جماعت/امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ اپنے مضامین براہِ راست ایڈیٹر بدر کو بھجیں (ادارہ)

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

وقت: روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad